بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَ کُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

شمارہ 12

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

21 محرم 1424 ہجری 25 امان 1382 ہش 25 مارچ 2003ء

PB\0154\2003 TO 2005

1504. ✓
Er. M.Salam,
Dpty. Chief Engineer (P&M)Elect.
HPSEB Vidyut Bhawan,
Shimla - 171 004 (H.P)

قادیان 14 مارچ (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمد للہ آج حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت شکور کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے۔

جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح و مہدی موعود علیہ السلام﴾

واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے۔ جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بودو باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ پیروی کرنے کیلئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ انکا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اس کا بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے۔ اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کیلئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے۔ اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے۔ اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے۔ بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی۔ مگر تم اس کو مقدم رکھو۔ تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو۔ کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے۔ اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے۔ تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے۔ اور اس کی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو۔ اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اور اسی کے ہو جاؤ۔ اور اسی کیلئے زندگی بسر کرو اور اس کیلئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو۔ کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکہ دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو۔ کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے۔ جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح

باقی صفحہ (10) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

دعا کو چھوڑ کر تعویذ گنڈوں کی طرف جانا حد سے زیادہ جہالت ہے یہ تاریک زمانے کی پیداوار باتیں ہیں

یہ بہت خطرناک بے ہودہ رسم ہے جو روشنی سے اندھیروں کی طرف لے جانے والی ہے

مجلس عرفان سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منعقدہ 4 نومبر 1994

سوال :: ایک رشین نے چند سال قبل ایک Sea Baby پکڑی تھی جس سے یہ بات معلوم ہوئی تھی کہ اٹلانٹک کا کوئی گمشدہ شہر بھی تھا۔ اس بارہ میں حضور کا کیا ارشاد ہے؟

جواب:: یہ جتنی باتیں ہیں، ان میں زیادہ تر تو Excite کرنے والے اور Romantic اخبارات رسالے وغیرہ ہیں، ان سے حاصل کردہ خبریں ہیں کیونکہ انسانی فطرت میں کچھ تعجب کی تلاش رہتی ہے اور اس کی وجہ سے بعض لوگ سنسنی خیز خبریں شائع کرتے رہتے ہیں۔ یہ جو اٹلانٹک کا مضمون ہے اور یہ اس سے ملتے جلتے جتنے مضامین انہوں نے بیان کئے ہیں وہ سارے ایسے رسالے سے لئے گئے ہیں جو بالکل غیر مستند ہیں، اب رشین نے Sea Baby پکڑی تھی بالکل غلط ہے۔ کوئی اس کی بنیاد ہی نہیں۔ اور ڈوبے ہوئے شہر کا بھی کوئی وجود نہیں ہے۔ ایک فرضی کہانی ہے جو چل رہی ہے۔ اس میں تو شک نہیں کہ دنیا میں کئی ایسے شہر ہوں گے جو غرق ہو گئے ہوں گے زمینیں بھی دفن ہو جاتی ہیں۔ لیکن کوئی سائنٹیفک ثبوت ابھی تک سائنس کی ترقی کے باوجود حاصل نہیں ہوا جس میں یہ کہا جائے کہ ایک بہت عظیم الشان شہر من وعن اب تک زمین کے نیچے سمندر کی تہہ میں دفن ہے۔ اور اس سے اور بھی عجیب وغریب باتیں منسوب کر لی جاتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ اٹلانٹس کی تہذیب بہت ایڈوانس ہو چکی تھی وہاں کے لوگ بہت ترقی کر چکے تھے اور گویا سمندر میں غرق ہونے کے باوجود ابھی بھی وہاں سے رابطے ہوتے ہیں یہ سب کہانیاں ہیں اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

سوال:: حضرت مسیح موعود علیہ السلام پنجابی تھے انہوں نے اردو میں کیوں کتابیں لکھیں؟

جواب:: حضرت مسیح موعود علیہ السلام پنجابی بھی تھے اور ہندوستانی بھی تھے۔ یعنی وہ ہندوستان جس میں پاکستان بھی شامل ہے ہندوستان بھی۔ اور اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی کہ اللہ نے اردو میں آپ سے زیادہ تر کام لیا ہے ورنہ پنجاب تو ایک محدود علاقہ ہے اور اس کی زبان بھی محدود ہے اردو آج بھی تنہا وہ زبان ہے جو ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کچھ نہ کچھ سمجھی جاتی ہے۔ یا کہیں باقاعدہ زبان ہے۔ پاکستان میں اردو سب صوبوں کی مشترک زبان ہے۔ یہ وہ زبان ہے جس نے دنیا میں پھیلنا ہی پھیلنا تھا۔ صرف ہندوستان سے اس کا تعلق نہیں تھا بلکہ اب ساری دنیا میں جہاں جہاں ہندوستان اور پاکستان سے لوگ پھیل رہے ہیں اور کوئی دنیا کا ایسا خطہ نہیں رہا جہاں ان کا اثر نہ پہنچا ہو۔ یہ حضرت مسیح موعود نے غالباً لکھا ہے یا شاید حضرت مصلح موعود نے لکھا ہو کہ خدا تعالیٰ نے جو اردو کو منتخب فرمایا ہے اس معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ زمانہ میں اس کا اثر بہت وسیع ہوگا۔

سوال:: کیا لڑکیاں سائیکل چلا سکتی ہیں؟

جواب:: سائیکل چلانا لڑکیوں کے لئے بالکل منع تو نہیں ہے لیکن یہ خیال ضروری ہے کہ اس سے ان کے لئے کسی قسم کے روزمرہ کے خطرات نہ ہوں۔ مثلاً بازاروں میں اگر سائیکل چلاتی پھریں تو کہیں ٹکر لگتی ہے کہیں کچھ ہوتا ہے حلیہ بگڑتا ہے زمین پر گرتی ہیں اور یہ روزمرہ کی بات ہے۔ کار سے ایکسیڈنٹ ہو جاتے ہیں مگر اس کی بالکل نوعیت اور ہے وہ زندگی کا خطرہ ہے لیکن اپنی عزت اور اپنے وقار کا اتنا خطرہ نہیں ہوتا۔ سائیکل جو ہے وہ بہت حد تک وقار کا خطرہ بن جاتا ہے اور غنڈوں کے لئے، بداخلاق لوگوں کے لئے ایسی لڑکیوں کو شرارت کے ساتھ گرا دینا یہ کوئی بعید بات نہیں ہے اس لئے مجھے سائیکل کے متعلق اصولاً تو اعتراض ہرگز نہیں ہے کہ لڑکی چلائے لیکن جگہ دیکھ لے مناسب جگہ ہو، ماحول صاف اور ستھرا ہو، ضرور چلائے میں نے اپنی بچیوں کو خود سائیکل چلانا سکھایا تھا۔ اب ہم باہر کبھی ایسی جگہ جاتے ہیں جہاں فضا سازگار ہو اور کھلے جنگل میں پردے کی دقتیں نہ ہوں تو وہاں وہ خوب سائیکل چلا لیتی ہیں۔ اس لئے جو بات میں نے اپنی بچیوں کے لئے جائز سمجھی آپ کے لئے کیسے ناجائز سمجھ سکتا ہوں، مگر میں نے سارا پس منظر بتا دیا ہے، میں یہ پسند نہیں کرتا کہ عورتیں لنڈن کی گلیوں میں سائیکل چلاتی پھریں۔

سوال:: کیا لڑکے دوسری لڑکیوں کے ساتھ سوئمنگ کر سکتے ہیں؟

جواب:: بالکل سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ لڑکی کا اپنی زینت کو چھپانا عام لباس میں بھی ایک خصوصی دینی ہدایت ہے اور سوئمنگ میں تو بالکل بے حیائی ہے اور زینت چھپانے کا کیا سوال اس میں تو زینت کو حد سے زیادہ اچھال کر نظروں کے سامنے لانے کی بات ہے۔

سوال:: کیا لڑکے دوسرے لڑکوں کے ساتھ سوئمنگ کر سکتے ہیں؟

جواب:: جی ہاں، لیکن اگر اپنے لباس کو ٹھیک رکھیں، اس میں بے حیائی نہ ہو۔ بعض ننگے بھی نہاتے ہیں جو بہت ہی بے ہودہ بات ہے۔ ہم نے خود دیکھا تھا کینیڈا میں ایک جگہ گئے جہاں سلفر کے پانی کی وجہ سے بہت گرم پانی طبعی ہے اور سنا تھا کہ وہاں نہانے کا بھی انتظام ہے تو وہاں جاتے ہی ہمیں واپس آنا پڑا۔ کیونکہ دور سے جو نظارہ نظر آیا تھا وہ یہ تھا کہ مرد ننگے نہا رہے تھے اگرچہ وہاں مردوں عورتوں کا الگ الگ انتظام تھا لیکن ایسی جگہ نہیں تھی کہ وہاں جا کے انسان کچھ دیر ٹھہر سکے۔

سوال :: تعویذ گنڈے کروانے کے بارے میں ارشاد فرمائیں۔ کیا یہ اچھی بات ہے یا بُری؟

جواب:: ہزار دفعہ یہ گفتگو جماعت میں مختلف وقتوں میں علماء کے ذریعہ بھی اور خلفاء کے ذریعہ بھی سامنے آ چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں میں بھی ہے۔ یہ اس طرح بات کر رہی ہیں جس طرح نئی بات ہوتی ہے۔ تعویذ گنڈہ وغیرہ کو دستور زندگی بنا لینا حد سے زیادہ جہالت ہے۔ اور تمام دینی معاشرہ کی روح اس سے تباہ ہو جائے گی۔ اصل دعا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تیرہ سو سال کی رسوم کے خلاف جو ایک عظیم جہاد فرمایا اور دین حق کو اس کی اصل صورت پہ بحال کرنے کے لئے بہت بڑی جدوجہد فرمائی ہے۔ یہی دراصل حقیقی مجددیت ہے اسی جہاد فرمایا اور دین حق کو اس کی اصل صورت پہ بحال کرنے کے لئے بہت بڑی جدوجہد فرمائی ہے۔ یہی دراصل حقیقی مجددیت ہے اسی کا نام مہدویت ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اب جماعت جو ابھر کر اور نکھر کر دنیا کے سامنے آئی ہے اس کا مرکزی نقطہ دعا ہے اس کی ساری زندگی اس کے تمام اعمال اور تمام کامیابیاں اس کی تمام کاوشیں اس کے غم و فکر کے علاج دعا میں ہیں اور دعا کو چھوڑ کر تعویذ گنڈوں کی طرف جانا حد سے زیادہ جہالت ہے۔ یہ تاریک زمانے کی پیداوار باتیں ہیں اور ایسی قوموں کو دعا سے ہٹا کر جادو منتر وغیرہ کی طرف منتقل کر دیتی ہیں۔ یہ کہہ دینا کہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کی اجازت دی یہ ایک بالکل الگ بات ہے تعویذ گنڈے کا معاشرہ پیدا کرنا بالکل الگ بات ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا ہرگز کوئی معاشرہ نہیں تھا۔ دعا ہی کا معاشرہ تھا اور جس دم کی بات کرتے ہیں اس میں سورۃ فاتحہ بطور دعا استعمال ہوتی ہے اور وہ اب بھی اسی طرح جائز ہے فاتحہ کو دعا کے طور پر آپ چاہے پانی پر پڑھ کے دم کریں اور نفسیاتی لحاظ سے اس کو برکت کے لئے دے دیں اس حد تک تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن تعویذ گنڈے کی جو یہ بات کر رہی ہیں یا کر رہے ہیں جو بھی ہے لکھنے والا یہ تو بہت خطرناک بے ہودہ رسم ہے جو روشنی سے اندھیروں کی طرف لے جانے والی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کے آنے کے مقاصد کے بالکل برعکس تحریک ہے بالکل برعکس جماعت کا رُخ موڑنے والی بات ہے۔

سوال:: اگر کسی کی امانت مثلاً رقم وغیرہ گھر میں ہو تو کیا ضرورت پڑنے پر وہ استعمال کی جا سکتی ہے؟

جواب:: امانت کا مسئلہ خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے امانت کے متعلق چند احتیاطیں ضرور پیش نظر رہنی چاہئیں ورنہ انسان خائن ہو سکتا ہے۔ اگر امانت بغیر شرط کے ہو، کچھ وضاحت نہ ہو تو استعمال کی اجازت ہے یا نہیں تو اس کا مسئلہ یہ ہے اگر انسان اس امانت کو استعمال کرے تو عند الطلب اسے پیش کرنا ضروری ہے اور یہ بہانہ قابل نہیں ہوگا کہ میں نے تھوڑی دیر کے لئے استعمال کر لی۔

اس کا دینا لازم ہے اسی لحہ جس لمحے اس کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور اگر کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اس نقصان کا وہ ذمہ دار ہے لیکن اگر امانت میں وہ تصرف نہیں کر رہا، کوئی امانت رکھوا گیا ہے اور وہ چوری ہو جاتی ہے یا ثابت ہو جائے کہ وہ چوری ہو گئی ہے یا گھر کو نعوذ باللہ آگ لگ جاتی ہے ایسی صورت میں وہ اس امانت کا دین دار نہیں رہتا۔ لیکن جہاں اس نے تصرف شروع کیا وہاں اس کا دین دار بن جائے گا وہ وقتی طور پر ایک مستعار رقم بن جاتی ہے اور اس کو واپس کرنا قطع نظر اس کے کہ ضائع ہوئی کہ باقی بچی لازم ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ خوب احتیاط کر لینی چاہئے۔ امانت لیتے وقت وضاحت کروا لینی مناب ہے کہ اس امانت کی کیا حیثیت ہے اگر وہ کہے کہ وہ امانت ہے، صرف امانت ہے تو اس کو ہاتھ نہ لگانا یہی تقویٰ ہے ورنہ آپ کے لئے خطرات پیدا ہوں گے اگر اس سے پوچھ لیا جائے کہ کیا اس کو میں اپنی ذات پر استعمال کر سکتا ہوں؟ اور جب آپ مطالبہ کریں تو کتنی دیر کے اندر میں نے یہ رقم پیش کرنا ہے تو جو بھی وہ کہے اس کے مطابق پھر کارروائی کریں اور ایسی جگہ اس کو Invest نہ کریں کہ اس عرصہ واپسی کے اندر آپ عہد کے مطابق اسے واپس نہ کر سکیں۔ اور ایسی صورت میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اگر آپ کو نقصان پہنچتا ہے تو آپ دین دار ہوں گے پھر امانت میں بعض دفعہ یہ شرطیں بھی لگا دی جاتی ہیں کہ تم اسے استعمال کرو سرمایہ کاری کرو اور منافع میں میں بھی شریک ہوں گا۔ امانت میں اگر شرائط داخل کر دی جاتی ہیں تو اس کا مسئلہ امانت کے دائرہ سے نکل کر شراکت کے دائرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ ☆☆☆

خطبہ جمعہ

رحم کیا کرو۔ رحم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ بھی رحم کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرح بے حد شفقت کرنے والے اور غریبوں سے رحم کا سلوک کرنے والے تھے۔

(اللہ تعالیٰ کی صفت رءوف و رحیم کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شفقت و رحمت کے متعدد پاکیزہ نمونوں اور تعلیمات کا روح پرور تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۴ رجنوری ۲۰۰۳ء مطابق ۲۴ رصلح ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ. ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ . اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورة التوبه:۱۱۷)

یقیناً اللہ نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھکا جنہوں نے تنگی کے وقت اس کی پیروی کی تھی، بعد اس کے کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک فریق کے دل ٹیڑھے ہو جاتے پھر بھی اس نے ان کی توبہ قبول کی۔ یقیناً وہ ان کے لئے بہت ہی مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مضمون ہے رأفت کا رحمانیت کا یہ کچھ عرصے سے جاری ہے اور آئندہ بھی اللہ بہتر جانتا ہے کہ کب تک جاری رہے گا۔

سَاعَةِ الْعُسْرَة کس کو کہتے ہیں:۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ تبوک میں ہم پر سخت گرمی کی وجہ سے بہت سخت تنگی آئی ہے۔ اتنی پیاس لگی تھی کہ پانی میسر نہیں آ رہا تھا یہانتک کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ہمارے لئے دعا نہیں کرائیں گے۔ حضرت ابوبکر کو کہا کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے لئے دعا کروں۔ اس پر حضرت ابوبکر نے عرض کی جی ہاں! چنانچہ آنحضور ﷺ نے دعا کے لئے اپنے ہاتھ اٹھائے پھر تب تک نہ رکھے جب تک کہ بادل سایہ فگن نہ ہو گئے اور برسنے لگے۔ صحابہ نے اپنے پاس موجود برتن اور مشکیں بھر لیں۔ پھر ہم بادلوں کو ڈھونڈتے تھے اور نہ پاتے تھے، اتنی دور چلے گئے تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، لوگوں کو سخت بھوک لگی تھی یہانتک کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ اجازت چاہی کہ کیا ہم اپنے اونٹ ذبح کر لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشورہ دیا کہ اونٹوں پر سواری کرنی ہے، اونٹ تھوڑے ہیں ان کو ذبح کرنا مناسب نہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ کی یہ بات آپؐ نے مان لی اور فرمایا کہ اونٹ ذبح نہ کئے جائیں۔ لیکن یہ فرمایا کہ جس کے پاس بچا ہوا بقیہ زاد راہ ہے وہ میرے سامنے حاضر کر دے۔ چنانچہ کسی نے کچھ کھجوریں پیش کر دیں، کسی نے کچھ جو کی روٹیاں پیش کر دیں وغیرہ وغیرہ۔ جس کے پاس جو کچھ بچا ہوا تھا وہ پیش کر دیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک برتن کو اناج سے بھر لیا اور جو کچھ تھا اس میں ڈال دیا۔ اس کے بعد آپ نے دعا کی تو ساری قوم نے خوب سیر ہو کر اپنے اپنے برتن بھر لئے اور اس کے باوجود کھانا باقی بچ گیا۔ (تفسیر الجامع لاحکام القرآن لعلامه ابو عبد الله القرطبی) یہ آنحضور ﷺ کا اقتداری معجزہ تھا اس میں بظاہر کوئی چیز Involve نہیں ہے۔ جیسے حضرت ابو ہریرہؓ کا دودھ کا واقعہ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو اعجازی معجزات عطا فرمایا کرتا تھا۔

پھر قرآن کریم میں آتا ہے ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ یعنی تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آیا ہے۔ اسے بہت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو۔ اور وہ تم پر بھلائی چاہتے ہوئے حریص رہتا ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رحم کیا کرو۔ رحم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ بھی رحم فرماتا ہے۔ (ابوداؤد. کتاب الادب. باب في الرّحمة)

ابن شہاب سے مروی ہے کہ سالم نے انہیں بتایا کہ ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت روائی کرتا ہے۔ (مسلم. کتاب البرّ والصّلة والآداب)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی بے چینی اور کرب کو دُور کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو اس سے دُور کر دے گا۔

(مسلم. کتاب الذکر. باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذكر)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں اللہ اُس پر اپنا دامن (رحمت) پھیلا دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اوّل کمزوروں پر رحم کرنا، دوسرے والدین سے محبت و شفقت کرنا، تیسرے خادموں اور نوکروں سے احسان کا سلوک کرنا۔ (ترمذی. صفة القيامة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: مومن دوسرے مومن کے لئے آئینہ ہے۔ اور ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے۔ اپنے بھائی کا مال و متاع ضائع کرنے سے بچو اور اس کی غیر حاضری میں اس کے مال کی دیکھ بھال کرو۔

(ابوداؤد. کتاب الادب باب في النصيحة)

جو آئینہ والی حدیث ہے یہ بڑی ذو معانی ہے۔ جب اچھا آئینہ ہو تو وہ سارے عیب بتا دیتا ہے لیکن صرف اُس کو دکھاتا ہے جس نے آئینہ دیکھا ہو۔ اس آئینہ میں پھر کوئی ایسا عکس باقی نہیں رہتا کہ جب دوسرے اس آئینہ کو دیکھیں تو انہیں اس بھائی کی برائیاں پتہ لگ جائیں جس نے آئینہ دیکھا تھا۔ پس مومن کا بھی کام یہی ہے کہ بڑے پیار کے ساتھ علیحدگی میں اپنے مومن بھائی کے نقائص اس سے بیان کرے مگر اس طرح بیان کرے کہ اس کو غصہ نہ آئے کیونکہ آئینہ کو غصے سے توڑ تو نہیں دیا جاتا۔ جتنا اچھا آئینہ ہو اتنا ہی انسان سنبھال کے رکھتا ہے۔ تو مومن کا بھی یہی حال آنحضرتؐ نے بیان فرمایا کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کا آئینہ ہوتا ہے اس کو احتیاط سے اس رنگ میں بات بتاؤ کہ اس کے نقائص تو سارے اس کو پتہ چل جائیں مگر غصہ نہ آئے اور دوسرے لوگوں کو بھی اس کا علم نہ ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور بلند آواز سے فرمایا: اے وہ لوگو جو زبان سے تو مسلمان ہو گئے ہو لیکن ایمان ابھی جن کے دلوں تک نہیں پہنچا، مسلمانوں کو تکلیف نہ دیا کرو، اُن پر عیب چینی نہ کرو اور نہ اُن کی کمزوریاں تلاش کرتے رہو کیونکہ جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی کمزوریاں تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی کمزوریاں تلاش کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جب کسی کی کمزوریاں ظاہر کرے تو خواہ وہ کسی طرح بھی ان کو چھپانے کی کوشش وہ ظاہر کی ہی جاتی ہیں۔ (ترمذی، کتاب البرّ والصلة)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے کام لو۔

(مسلم، کتاب الادب، باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء)

آنحضرت ﷺ اپنے خادموں اور نوکروں کے لئے بھی بے حد رءوف اور رحیم تھے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ: تین باتیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اُسے اپنی حفاظت اور رحمت میں رکھے گا اور اُسے جنت میں داخل کرے گا۔ پہلی یہ کہ وہ کمزوروں پر رحم کرے، دوسری یہ کہ وہ ماں باپ سے محبت کرے۔ تیسری یہ کہ خادموں اور نوکروں سے اچھا سلوک کرے۔

(ترمذی۔ صفة القیامة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا خادم اُس کے پاس کھانا لے کر آئے تو اگر وہ اُسے اپنے ساتھ نہ بٹھا سکے تو کم از کم ایک دو لقمے تو اُسے کھانے کے دے دیا کرے کہ اس نے آپ کے لئے محنت کی ہے۔

(بخاری، کتاب العتق)

زید کے والد اور چچا حارثہ اور کعب کو جب پتہ چلا کہ زید آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غلامی میں ہے تو وہ آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم بہت دور سے سفر کر کے آئے ہیں، آپ بہت نیک انسان ہیں، غریبوں اور بیکسوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور ہر قسم کی ہمدردی کرتے ہیں تو ہمارا بیٹا ہمیں واپس کردیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا بڑے شوق سے آپ اس کو لے جائیں اگر زید سے تو پوچھ لیں۔ جب زید سے پوچھا گیا تو زید نے یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مجھے اختیار دیا ہے کہ میں چاہوں تو آپ کے ساتھ چلا جاؤں۔ مگر میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے زیادہ کسی کو ہمدرد اور پیار کرنے والا نہیں پایا اس لئے اے چچا اور اے ابا! آپ لوگ واپس چلے جائیں میں تو اسی رسول کا غلام بن کر رہوں گا۔

اس کے چچا اور ابا کہنے لگے زید تیرا برا ہو تو آزادی پر غلامی کو ترجیح دیتا ہے۔ حضرت زیدؓ نے کہا کہ جس شخص کی غلامی میں ترجیح دیتا ہوں اس کی نسبت ہزار آزادی قربان ہو۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہو جائے وہ سب سے بڑا آزاد ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے زید کے متعلق اعلان کیا کہ آج سے یہ میرا بیٹا ہے اور زید بن محمد کہلایا جانے لگا۔ یہانتک کہ بالآخر سورۂ احزاب کی وہ آیت نازل ہوئی جس نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ پس آنحضور ﷺ نے اس کے بعد اس کو بیٹا کہنا بند کردیا۔

(الطبقات الکبریٰ الجزء الثالث صفحہ ۴۲ دار الفکر بیروت)

ایک خادم ربیعہ اسلمی کی خدمتوں سے خوش ہو کر نبی کریمؐ نے کچھ انعام اس کی مرضی کے مطابق دینا چاہا۔ فرمایا: مانگ لو جو مانگنا ہے۔ اس خوش نصیب نے بھی یہی کہا کہ یا رسول اللہ! جنت میں آپ کی رفاقت چاہئے۔ فرمایا کچھ اور مانگ لو۔ اس نے کہا بس میں یہی خواہش کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا جس سے تم محبت کرتے ہو جنت میں اس کے ساتھ ہی ہوگے۔ اور سجدوں کے ذریعے اور نماز کے ذریعے میری مدد کرو کہ تمہاری یہ خواہش پوری ہو جائے۔

(مسلم کتاب الصلوۃ باب فضل السجود)

آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے نواسے امام حسین اور غلام زادے اسامہ کو گود میں لے کر دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔

(بخاری کتاب المناقب ذکر اسامہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ زاھر نامی ایک بدوی شخص نبی کریم ﷺ کو صحرائی علاقے کے تحفے پیش کیا کرتا تھا۔ وہ بہت بدصورت تھا اور دیکھنے میں بیچارہ کریہہ المنظر معلوم ہوتا تھا۔ رسول کریم ﷺ اس کے تحفے قبول کر کے اس کو بھی تحفے دیا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ یہ میرا بدوی بھائی ہے۔ ایک دفعہ جب وہ کہیں کھڑا تھا آنحضور ﷺ پیچھے سے گئے اور اپنے ہاتھوں سے اس کی آنکھیں موند لیں۔ اب وہ پہچان تو گیا کہ ضرور رسول اللہ ﷺ ہوں گے۔ کہنے لگا کون ہے جو مجھ سے اس قدر پیار کا سلوک کر سکتا ہے مگر پھر بھی اس نے جان،

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاکَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش: 237-0471'237-8468

کے اجنبی بن کے اپنے جسم کو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ رگڑا اور آپ کی پیٹھ پہ بھی ہاتھ پھیرے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ میرا ایک غلام ہے میں بیچتا ہوں۔ کون ہے جو خریدے گا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے کون خرید سکتا ہے میں تو بہت سستا غلام ہوں۔ آنحضورؐ نے فرمایا دیکھو خدا تعالیٰ کی نظر میں تم بہت قیمتی ہو۔ اس لئے بہر حال جو بھی اب تمہیں خریدنا چاہے وہ یہ جان لے کہ تو اللہ کو بہت پیارا ہے۔

(مسند احمد بن حنبلؒ۔ باقی مسند المکثرین من الصحابہ)

ایک عورت آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں ایک بُنی ہوئی چادر لے کے آئی اور اس نے کہا کہ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے آپ کی محبت میں آپ کے لئے بنائی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے وہ چادر زیب تن کر لی۔ مگر ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ چادر مجھے عنایت فرمائیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اندر گئے اور کپڑے بدل کر چادر واپس آ کر اس کے سپرد کر دی۔ صحابہ ناراض ہوئے کہ یہ تم نے کیا حرکت کی ہے۔ وہ مانگی جو بڑے شوق سے اس نے رسول اللہ ﷺ کے لئے بنائی تھی اور بڑی خوبصورت لگتی تھی۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے صرف اس لئے مانگی ہے کہ اس چادر میں دفن ہوں۔ تو وہ کفن کے لئے لی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع)

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت، اپنے چچا یزید بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک روز آنحضرت ﷺ کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ حضورؐ نے ایک تازہ بنی ہوئی قبر دیکھی۔ آپؐ نے پوچھا: یہ کس کی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یہ فلاں عورت کی قبر ہے جو فُلاں کی خادمہ تھی۔ حضورؐ پہچان گئے کون تھی۔ تو آپ نے فرمایا مجھے کیوں خبر نہیں دی تھی۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپؐ قیلولہ کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ چاہے میں قیلولہ کر رہا ہوں اس غریب عورت کی اطلاع مجھے دینی چاہئے تھی۔ چنانچہ آپؐ پھر اس کی قبر پر گئے اور اس کے لئے دعا کی۔

(سنن نسائی۔ کتاب الجنائز)

آپ اپنے غلاموں کے لئے بھی رأفت تھے۔ بہت ہی پیار اور محبت کا سلوک کیا کرتے تھے۔ ایک شخص کے متعلق آتا ہے کہ اس نے جلد بازی میں اپنے خادم کو تھپڑ رسید کیا۔ اس پر سُوَید بن مُقَرِّن نے اُس سے کہا کہ ایک بار ہم بنی مُقَرِّن کے سات آدمی تھے اور ہمارے پاس صرف ایک خادمہ تھی۔ ہم میں سے سب سے چھوٹے شخص نے اُسے تھپڑ مار دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اُسے آزاد کردیں۔ (مسلم۔ کتاب الایمان)

حضرت ابو مسعودؓ، جو جنگ بدر میں شامل ہونے والے صحابہ میں سے تھے، بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مَیں کوڑے کے ساتھ اپنے غلام کو مار رہا تھا۔ تو اچانک مَیں نے پیچھے سے آواز سنی کہ اے ابو مسعود! یاد رکھ، اے ابو مسعود! یاد رکھ۔ کہتے ہیں مجھے اس وقت پتہ نہ لگا کہ کون بلا رہا ہے۔ اس کے بعد میں نے جب مڑ کے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرما رہے تھے اے ابو مسعود!۔ کہتے ہیں اس پر میرے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہوا اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آج کے بعد اس غلام کو نہیں ماروں گا۔

ایک دوسری روایت میں ہے اور جو زیادہ معتبر ہے کہ ابو مسعودؓ نے عرض کیا تھا میں خدا کی خاطر اس کو آزاد کرتا ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر تو آزاد نہ کرتا تو آگ تجھے جھلس دیتی۔

(مسلم۔ کتاب الایمان)

حضرت معرور بن سوید بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابوذرؓ کو ایک خوبصورت کپڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ ان کے غلام نے بھی ایسا ہی کپڑا پہن رکھا تھا۔ مَیں نے ان سے پوچھا کہ ویسا ہی کپڑا اپنے غلام کو بھی پہنایا ہوا ہے تو انہوں نے فرمایا: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو کچھ خود پہنو ویسا ہی اپنے غلاموں کو بھی پہناؤ اور جو خود کھاؤ ویسا ہی غلاموں کو بھی کھلاؤ۔ چنانچہ اس کے بعد سے میں اپنے غلام کو وہی کپڑے دیتا ہوں جو میں نے پہنے ہوں اور کھلاتا بھی وہی ہوں جو میں نے کھایا ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ غلاموں سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو اگر تم کوئی مشکل کام ان کے سپرد کرو تو اس کام میں خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان)

حضرت ھشام رضی اللہ تعالیٰ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت ھشام بن حکیم بن حزام کا کچھ عجمی کسانوں کے پاس سے گزر ہوا جن کو دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا (سزا کے طور پر)۔ ھشام نے پوچھا: ان کا کیا معاملہ ہے؟۔ لوگوں نے بتایا کہ انہیں جزیہ کے تعلق میں روک

رکھا گیا ہے۔ اس پر ہشام نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیں گے۔

(مسلم۔ کتاب البرّ والصلٰۃ والآداب)

مزدوروں پر بھی آنحضور ﷺ بہت مہربان تھے، فرمایا مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔ (ابن ماجہ۔ کتاب الرھون)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز میں سخت باز پُرس کروں گا۔ ایک وہ جس نے میرے نام پر کسی کو پناہ دی ہو، پھر غداری کی ہو۔ دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد کو پکڑ کر بیچ دیا ہو اور اس کی قیمت لے کر کھا گیا ہو۔ تیسرا وہ شخص جس نے کسی کو مزدوری پر رکھا۔ پھر اس سے کام تو پورا پورا لیا لیکن اس کی مزدوری پوری نہ دی۔ (بخاری، کتاب البیوع)

اب میں چند واقعات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پیش کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو اس آیت کی تفسیر میں حضور فرماتے ہیں کہ:

”عزیز اور حریص کے الفاظ میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ خدا تعالیٰ کے فضل عظیم سے اس کی صفت رحمٰن کے مظہر ہیں کیونکہ آپ کا وجود مبارک سب جہانوں کے لئے رحمت ہے۔ بنی نوع انسان، حیوانات، کافروں، مومنوں سبھی کے لئے۔ پھر فرمایا بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ“ (ترجمہ اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۱۱۷، ۱۱۸) کہ جہاں تک مومنوں کا تعلق ہے ان کے لئے تو آپ رءوف اور رحیم ہیں۔ جو صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے استعمال ہوئی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بھی اپنے خدام سے بے حد شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ حضرت حافظ حامد علیؓ صاحب بیان کرتے ہیں: اکثر رات کو میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پاؤں دباتے ہوئے چارپائی پر سو جایا کرتا آپ مجھے نہ جگاتے بلکہ تمام رات میں وہاں سویا رہتا اور معلوم نہیں حضرت خود کس حالت میں گزار دیتے تھے۔ میں آرام سے سوتا تھا۔ تہجد کے وقت حضور ایسی آہستگی اور خاموشی سے اٹھتے کہ مجھے کبھی خبر بھی نہ ہوتی۔ لیکن گاہے گاہے جبکہ آواز خشوع وخضوع کے سبب بے اختیار بلند ہوتی مجھے خبر ہو جاتی اور میں شرمندہ ہو کر اٹھتا۔ لیکن بے خبری میں سویا رہتا تو حضور مجھے نماز فجر کے واسطے اٹھاتے اور مسجد میں لے جاتے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ گرمی کا موسم تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل خانہ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ میں حضور کو ملنے اندرون خانہ گیا۔ کمرہ نیا نیا بنا تھا اور ٹھنڈا تھا میں ایک چارپائی پر لیٹ گیا اور مجھے نیند آگئی۔ حضور اس وقت کچھ تصنیف فرماتے ہوئے ٹہل رہے تھے۔ جب میں چونک کر جاگا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ میری چارپائی کے پاس نیچے فرش پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں گھبرا کر ادب سے کھڑا ہو گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بڑی محبت سے پوچھا۔ مولوی صاحبؓ آپ کیوں اٹھ بیٹھے؟ میں نے عرض کی کہ خادم تو چارپائی پر ہو اور میرا آقا زمین پر لیٹا ہو، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ مسکرا کر فرمایا آپ بے تکلفی سے لیٹے رہیں میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا۔ کیونکہ بچے شور مچاتے ہیں تو کہیں شور مچا کر آپ کی نیند میں خلل واقع نہ ہو جائے۔ (سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے صفحہ ۷۰، ۷۱)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ گورداسپور سے خط لے کر حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضورؑ اس کو لیتے ہی شربت کا گلاس لے کے آئے اور مہمان نوازی فرمائی۔ جب واپس تشریف لائے تو حضرت مفتی صاحبؓ گرمی اور تکان کے باعث اونگھ رہے تھے۔ مفتی صاحب کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ حضورؑ خود پنکھا جھل رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ”تھکے ہوئے تھے، سو جاؤ اچھا ہے“۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مخلص مرید حضرت حافظ نور احمد صاحب سوداگر کا کاروبار خسارہ کی وجہ سے بند ہو گیا تو انہوں نے حضور علیہ السلام سے کچھ روپیہ مانگا۔ حضورؑ نے ایک صندوقچی ان کے سامنے رکھ دی اور فرمایا جتنا چاہیں لے لیں۔ انہوں نے حسب ضرورت لے لیا گو حضورؑ یہی فرماتے رہے کہ سارا ہی لے لیں۔ حافظ صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اس میں سے کچھ تھوڑا سا لے لیا اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے سب کچھ دینے کے لئے تیار تھے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں کہ حضور کی بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ ۱۸۹۷ء میں ملتان جاتے ہوئے دو روز کے لئے لاہور قیام فرمایا۔ ایک نہایت غریب اَن پڑھ احمدی حضرت صوفی احمد دین صاحبؓ ڈوری باف کی درخواست پر اُن کے ہاں کھانا تناول فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔

حضرت مہر حامد علی صاحب کا مکان قادیان سے باہر وہاں تھا جہاں کوڑا کرکٹ جمع ہوتا ہے اور وہ زمیندار تھے اس لئے گھر میں بھی صفائی کا التزام نہ تھا۔ مویشیوں کا گوبر اور اسی قسم کی دوسری چیزیں پڑی رہتی تھیں۔ وہ بیمار ہوئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ ہمراہ جانے والے اصحابؓ قدرتی طور پر تعفن اور بدبو سے سخت تکلیف محسوس کرتے تھے لیکن حضور نے کبھی اشارتاً بھی اس کا اظہار نہ فرمایا اور اس تکلیف نے آپ کو اُن کی عیادت اور خبر گیری سے نہ روکا۔ آپؑ جب جاتے تو اُن سے بہت محبت اور دلجوئی کی باتیں کرتے، مرض کے متعلق دیر تک دریافت فرماتے اور تسلی دیتے، ادویات بھی بتاتے اور توجہ الی اللہ کی بھی ہدایت فرماتے۔

اگرچہ وہ معمولی زمیندار ہونے کی وجہ سے حضور کی رعایا کا ایک فرد تھے لیکن دیکھنے والے صاف طور پر کہتے ہیں کہ کوئی عزیزوں کی خبر گیری بھی اس طرح نہیں کرتا۔

ایک موقع پر حضرت عرفانی صاحبؓ کو طاعون ہو گئی۔ حضورؑ نے نہ صرف خاص طور پر دعا کی بلکہ دوا بھی اپنے ہاتھوں سے تیار کر کے بھجواتے رہے اور دو تین وقت خبر منگواتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفا ہو گئی۔ حضور کی شفقت کے ذکر میں آپؓ بیان کرتے ہیں: ”مجھے یہ محبت وشفقت اپنے گھر میں ڈھونڈنے سے بھی نہ ملی تھی، اس لئے میں تو گرویدہ حسن واحسان ہو گیا“۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا دستور تھا کہ کسی کی بیماری کی خبر ملتی تو اس کے پاس خود تشریف لے جاتے اور بعض وقت کئی کئی گھنٹے اس کے پاس کھڑے رہتے اور آپؑ کی پیشانی پر کبھی شکن نہ آتی۔

ایک بار حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے عرض کیا یہ تو بہت زحمت کا کام ہے اور اس پر بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اس پر حضورؑ نے جواباً فرمایا: ”یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں۔ یہاں کوئی ہسپتال نہیں، میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا کر رکھا کرتا ہوں...... مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہئے“۔

ایک اور روایت میں ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق غالباً حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی روایت تھی یا مجھے یاد نہ رہا ہو پوری طرح، یہ آتا ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دبا رہے تھے تو جیب میں روڑے نکلے، آپ حیران ہوئے، مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور جیب میں روڑے یہ کیسے؟ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھ کھلی تو میں نے پوچھا کہ یہ روڑے کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ میرا بچہ میرے پاس امانت رکھوا گیا ہے اور میں اس امانت میں خیانت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بہت شفیق اور مہربان تھے۔ بچوں سے کوئی مسودہ بعض دفعہ جل بھی گیا ہے تو آپ نے بالکل پرواہ نہیں کی اور یہی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر لکھنے کی توفیق عطا فرما دے گا۔ فقیر کی آواز پر آپ بے چین ہو جایا کرتے تھے۔

ایک دفعہ ایک فقیر نے آواز دی، آپ باہر نکلے تو وہ جا چکا تھا، حضور بڑے بے چین ہو کر ٹہلنے لگے یہاں تک کہ دوبارہ اس کی آواز آئی۔ جب دوبارہ آواز آئی پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جو کچھ اس نے مانگا تھا وہ عطا کر دیا۔ عید کے موقع پر بھی ایک دفعہ ایک فقیر نے آپ سے کہا مجھے جو کچھ ہے وہ دے دیں، آپ کا مال اللہ کا مال ہی ہے تو آپ نے وہ روپے جتنے بھی تھے آپ کے پاس، اس سے اس کا کشکول بھر دیا۔ پس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بھی اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرح بے حد شفقت کرنے والے اور غریبوں سے رحم کرنے والے اور رأفت کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا اس دنیا اور اُس دنیا میں عطا فرمائے۔

****

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off: 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

ہندو مذہبی کتب مقدسہ میں (قسط دوئم)

توحید الٰہی

﴿محترم خورشید احمد صاحب پر بھاکر درویش ہندی قادیان﴾

﴿تسلسل مضمون کے لئے ملاحظہ فرمائیں اخبار بدر قادیان 25 فروری 2003ء﴾

ایشور پرارتھنا -بندگی خدائے بزرگ و برتر

آج کا مضمون تیتریہ ارنیک (سنسکرت میں ارنیہ جنگل کو کہتے ہیں۔ ارنیک ویدوں کی وہ تشریح ہے جو رشیوں نے جنگل میں بیٹھ کر لکھی۔ اور تیتریہ کے معنی تیسرا کے ہیں) کی دعا سے شروع کیا جارہا ہے۔ اس میں سبھی مذاہب کے لوگ شامل ہیں۔ آج کے سر پھٹول کے ماحول میں ساری دنیا کے امن پسند لوگ ''آمین'' کہیں۔

''सहनाववत सह नौभूनक्त सह

वोयर्य करवा वहै।''

(تیرییہ آرنیک۔نواں پرپاٹھک۔پہلا انواک)

ترجمہ: ''اے سروشکتی مان اے ایشور (قادر مطلق خدا) آپ کی کرپا، رکھشا اور مدد سے ہم لوگ باہمی ایک دوسرے کی حفاظت کریں۔ ہم سب لوگ اعلیٰ آنند کو بھوگیں۔ اے کرپا ندھے (دریائے رحمت) آپ کی سہایتا (مدد) سے ہم لوگ ایک دوسرے کی طاقت کو پرشارتھ (مردانگی وجرأت) سے سدا بڑھاتے رہیں۔ اے پرکاش مئے (نور علیٰ نور)، اے سب ودیاؤں (علوم) کے دینے والے پرمیشور (خدا) آپ کے سامرتھ (تائیدی طاقت) سے ہی ہم لوگوں کا پڑھا پڑھایا ساری دنیا میں روشن ہو اور ہماری ودیا (علوم) سدا بڑھتی رہے (رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا)۔ اور اے پاک محبت کو جلوہ (جلا) دینے والے! آپ ایسی کرپا کریں کہ جس سے ہم لوگ ایک دوسرے سے کبھی دشمنی نہ کریں۔ بلکہ ایک دوسرے کے متر (دوست) ہو کر سدا برتاؤ کریں۔ اے بھگوان (خدا) آپ کے رحم وکرم سے ہم لوگوں کے تینوں تاپ (دکھ) شانت (ٹھنڈے) اور نورت (دور) ہوں۔

(رگ وید آدی بھاش بھومکا ص 201 مصنفہ سوامی دیانند سرسوتی مترجم بھائی نہال سنگھ طبع کنندہ لالہ تولا رام آریہ سماج لاہور، یونین سٹیم پرنٹنگ پریس لاہور، بار سوئم 1914ء)

تیرییہ آرنیک کی عبارت سے پایا جاتا ہے کہ پرماتما ایک ہی ہے۔ صرف وہی دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔

توحید خالص شریمد بھگوت گیتا

قرآن پاک میں خدائے واحد کے بارے میں بتایا ہے کہ:

هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَالبَاطِن (حدید 4)

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ القَیُّوم (البقرہ 256)

1. شریمد بھگوت گیتا میں اس کی تفسیر یوں ملتی ہے۔ بھگوت گیتا میں لکھا ہے کہ:

पर स्तस्मातु भावो न्योडव्यय

क्तोडव्यक्ता त्सनातन:।

यस्स सर्वेषु भूतेषु नश्यत्सु

विनाश्यति।।

(بھگوت گیتا ادھیائے 8 شلوک 20)

سنسکرت الفاظ کے معنی کو مدنظر رکھتے ہوئے ترجمہ:

''جو ہستی قائم بالذات، غیب سے پرے، نہایت لطیف اور عجیب وغریب، بے مثل ہے اور حواس کا مضمون نہیں، یعنی وہ ہستی حواس سے معلوم نہیں ہو سکتی۔ نہایت قدیم ازلی وابدی ہے۔ وہ دائم وقائم ہستی تمام عناصر کے ناش، نابود اور تباہ ہو جانے پر بھی ناش یا فنا نہیں ہوتی۔''

تشریح: وہ پرماتما اجنما (لَمْ یُوْلَدْ) ہے اور بے مثل ہے۔ آنکھ وغیرہ حواس سے اسے کوئی بھی نہیں جان سکتا۔

''جو سب بھوتوں (عناصر) کے ناش ہونے پہ بھی
نہیں ناش ہوتا ہے ہر گز کبھی''
''مثل اس کی کوئی پداتھ (شئے) نہیں
نہیں ہے نہیں ہے نہیں ہے نہیں''

(موکشو بھاش بھگوت گیتا ص 360 گیتا ادھیائے 8 شلوک 20)

ترجمہ خواجہ دل محمد صاحب ایم اے:

''پرے غیب سے بھی ہے، اک ذات غیب
وہ ہستی فنا کا، نہیں جس میں عیب
کسی کی نہ کچھ، بات باقی رہے
فقط اک وہی ذات باقی رہے

(دل کی گیتا ص 182 ادھیائے 8 شلوک 20)

خالص توحید الٰہی

2. شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 2 شلوک 20 کے سنسکرت الفاظ کے لفظی معنی:

. کبھی بھی=कदाचित, یہ آتما=अयम

, پیدا ہوتا ہے=जायते, نہیں=न

موجود भूत्वा, نہ مرتا ہے=नम्रियते, یا=वा

پیدا अभविता, نہ ہووے=न+यूय:, ہو کر=

, اج، لم یولد، اجنما: अज:, ہوگا=

نت قدیم ہمیشہ سے ہے=नित्य:

پرانا، :पुरााा لاتغیر، غیر متغیر=:शाश्वत

شریر، جسم کے جان پران=शरीरे, قدیم=

نہیں=न مارے جانے پر=हन्यमाने ,

ماراجاتا ہے=हत्येते ,

(ترجمہ دل کی گیتا ص 83 گیتا 2:20)

جنم اس کو لینا نہ مرنا اسے، نہ آ کر جہاں سے گزرنا اسے
انادی، فنا اور تغیر سے پاک، یہ ترقی نہیں گو بدن ہوں ہلاک (آتما=خدا)

3. شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 8 شلوک 9 میں توحید الٰہی کا بیان

(ہو الاول والاخر)

कवि पुराणम नुशासितारम राो

रणीयांसम

नस्मरे द्य: सर्वस्यघातारम

चिंत्यरुपमा दित्यवरार्ा तमस:

परस्तात।।

ترجمہ بمطابق لفظی معنی

''وہ خدا سب کچھ جاننے والا (اللّٰہ اعلم) انادی، قدیم، ازلی، ابدی، (ہوالاول والاخر)، سب کا حاکم (احکم الحاکمین)، لطیف سے بھی لطیف تر (ھُوَ اللطیف الخبیر۔ الانعام آیت 104)، سب کو دھارن کرنے والے (محیط کل عالم) اور اچنتیہ ناممکن الخیال، ماورائے شعور، سورج جیسے پرکاش والا، پرنور، اظہر من الشمس، اور اگیان، جہالت وظلمت سے بلند بالا، دویہ پرش، نرالا، احد، نرا کار، سچدانند گھن، (سرور کامل) پرماتما خدا کا چنتن (عمیق غور) کرتا ہے۔ سو اسی کو پراپت ہوتا ہے۔ یعنی اس انسان کو وصل وقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

''جو سرگیہ ہے اور قدیم آتما (خدا)
نیتا नियन्ता بھی ہے جو کہ ہر ایک کا
جو سوکھشم سے بھی سوکھشم ہے اتی
سرشٹی ہے سب جس نے دھارن کری
جو اگیان سے پرے ہے اس کا سدا
جو چنتن کرے گا وہی پائے گا
جو اپنے قواعد کے تابع رکھے
کسی کو نہ انکے خلاف ہونے دے

(موکھشو بھاش بھگوت گیتا 9:8 ص 345)

گیتا کے تمام مترجمین ومفسرین نے گیتا کے اس شلوک کا ترجمہ ایسا ہی کیا ہے۔ ان سب کا مفہوم ایک جیسا ہے۔ خواجہ دل محمد صاحب ایم اے کا ترجمہ درج ذیل ہے:

ہو پر نور اعلیٰ پرش (خدا) کا خیال
تو حاصل اسی سے ہو ارجن وصال
جو کرتا ہے یاد خدائے علیم
پناہ جہاں بادشاہ قدیم
جو سورج سا پر نور ظلمت سے دور
خفی سے خفی ماورائے شعور

(دل کی گیتا ص 177 گیتا 9:8)

4. **شریمد بھگوت گیتا 8:10= ''رب العالمین''**

شریمد بھگوت گیتا کے ادھیائے 10 شلوک 8 کے لفظی معانی:

سب جگت جہان सर्वस्य, میں پرمیشور ہی=अहमू

اور مجھ :मत्त, تولید کا سبب ہوں=:प्रभव, کے

سب تمام=सर्वम, سے ہی

پرورت ہوئے (ارتقائی عروج) ہیں प्रवतति,

, مان کر=मत्वा اس طرح سے=इति ,

عقلمند، دانا لوگ=बुधा

پریم بھاؤ سے یکت ہوئے، :यावसमन्विता,

جذبۂ محبت وعقیدت سے سرشار ہو کر ,

بھجتے ہیں، عبادت भजन्ते, مجھے=माम

کرتے ہیں

با محاورہ ترجمہ::

''میں خدا ہی سب جگت، تمام جہانوں کی تولید و تخلیق کا سبب ہوں اور مجھ سے ہی تمام کے تمام پرورت ہوتے۔ وسعت اور ارتقائی عروج پاتے ہیں۔ اس طرح سے مان کر دانا لوگ مجھے بھجتے، پوجتے، میری عبادت کرتے ہیں۔''

(موکشو بھاش بھگوت گیتا ص 408)

ہوا باعث خلق خلقت ہوں میں
ہوئے مجھ سے ہی یہ سب پرورت ہیں
جو عاقل ایسا مجھے مان کر
میرے مہر میں غرق ہو سر بسر
کسی اور سے رکھ نہ کچھ واسطہ
ارادھن (عبادت) کیا کرتے ہیں وہ مرا''

یہ شلوک رب العالمین کی حقیقی تفسیر کرتا ہے۔ رب العالمین ایسا جامع کلمہ ہے کہ وہ ایسی ہستی کو بتاتا ہے جو

تخلیق کائنات کا پیدا کرنے والا ہے۔ بتدریج نشو نما و پالن پوشن کرنے والا اور تمام کی ربوبیت کرنے والا ہے۔ ایک عقل مند جب اس نظام پر گہرائی سے غور کرتا ہے تو وہ اپنے خالق کے سامنے جوش محبت سے بطور شکرانہ سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔

منظوم ترجمہ دل کی گیتا 8:10 ص 201

" میری ذات ہے منبع کائنات
مجھی سے ہوا ارتقائے حیات
یقین اس پہ رکھتے ہیں جو اہل ہوش
کریں میری بھگتی بجوش و خروش"

شریمد بھگوت گیتا میں مختلف مقامات پر متعدد منتروں میں بار بار توحید الٰہی کو پیش فرمایا گیا ہے۔ تا کہ توحید قوم کے سامنے ہر آن موجود رہے۔ مذہبی آسمانی کتب کا یہی طریق استدلال ہے۔ تا کہ قوم کے اذہان میں توحید الٰہی رچ جائے اور شرک کو دلوں میں جگہ نہ مل سکے۔

چنانچہ بھگوت گیتا ادھیائے 2 منتر شلوک 17,18 میں وحدت ایزدی کے مضمون کو وا شگاف الفاظ میں پیش کیا ہے۔ سنسکرت الفاظ کے معانی کی بنیاد پر ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔

5. بھگوت گیتا ادھیائے 2 شلوک 17

ترجمہ: جس سے یہ سارا (لا محدود) جگت ویاپت (محیط) ہو رہا ہے۔ تس کو تو اویناشی، لازوال جان، اس اویناشی کا ناش کرنے کو کوئی سرتھ، (توانا جرأت مند) نہیں ہے۔ اسے فنا کرنے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا۔

ترجمہ دل کی گیتا 17:2 ص 82:

" اسی کو بقا ہے اسی کو ثبات
جہاں پر چھائی ہوئی جس کی ذات
بھلا کس کی طاقت ہے کس کی مجال
فنا کر سکے ہستی لازوال

منشی چھٹن لعل صاحب آنجہانی سابق ڈپٹی کلکٹر و ممبر کونسل ادے پور نے گیتا 17:2 کی منظوم تشریح پیش کی ہے:

" بڑا سب سے بیحد ہے لا انتہا
علیم اور خبیر اور حق آتما (خدا)
اننت اوس کو اس واسطے ہے کہا
کہ اس کی نہیں ابتداء انتہا
جو ملجا و ماوا ہے ہر ایک کا
اسی سے جہان اوس میں کلپت ہوا
ہے اوّل وہی اور آخر وہی
ہے پنہاں وہی اور ظاہر وہی
اسی میں جہاں کی ہوئی ابتدا
اسی سے بقا اور اسی میں فنا
جو ہر سہ جہان کا بھی ہووے عدم
بقا لا فنا وہ ہے کیا اس کو غم

موکشو بھاش بھگوت گیتا 17:2 ص 93 کلپت بمعنی فرض کردن

2. قرآن مجید کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے گزشتہ اقوام کی دائما قائم رہنے والی تعلیمات کو اپنے اندر محفوظ رکھا ہے (فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ البینہ 4)

6. شریمد بھگوت گیتا 18:2 = كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (الرحمٰن 27,28)

شریمد بھگوت گیتا کے مطابق خدائے حی و قیوم کے علاوہ تخلیق عالم کی ہر شے فانی ہے۔ آیات مذکورہ قرآنیہ کی تشریح گیتا کے 18:2 شلوک میں کی گئی ہے۔

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں
(حضرت کرشن ثانی قادیانی علیہ السلام)

منتر مذکور کے لفظی معانی:

دائم، قائم، नित्यस्य، اے ارجن= भारत
اوناشی، لازوال، لافانی= अनाशिन، ازلی
لا محدود، وسیع، ناممکن الخیال و अप्रमेयस्य
ذی: शरीरिरा: ، قیاس، حواس سے بالا
اور یہ= इमे جسم، جیو، آتما (روح) ہے
فانی: अन्तवन्त، اجسام= देहा،
اس لئے= तस्मात، کہے گئے ہیں= उक्ता:
یدھ (جنگ) کر= युद्धस्त

اے ارجن یہ کہتے ہیں فانی ہیں تن
پر اس آتما کے ہیں اے جان من
جو ہے لم یزل لامثال (اپرمے) اور قدیم
نہیں پہنچتی جس کو عقل سلیم

شرح:

"اپرمی اسے اس لئے ہے کہا
کہ کل نوروں کو ہے اسی سے ضیا
وہاں مہرومہہ کا ہو کچھ دخل کیا
اور آتش وغیرہ کسی نور کا
کہ خود روشنی بخش ہے ہر کہیں
کسی نور کی اس کو حاجت نہیں
وہی ثمرہ دیتا ہے افعال کا
وہی شاہد کل ہے کل حال کا
ہے یکتا نہیں اس کا ہمتا کوئی
اپرمے (بے مثل) ہے اس کا نہ پرما (مثیل) کوئی
غرض یہ کہ ہے آتما (خدا) لا فنا
جو تن ہے نہیں اس کو ہرگز بقا"

(موکشو بھاش بھگوت گیتا 18:2 ص 93 تا 95)

ترجمہ دل کی گیتا 18:2 ص 82

بسائے ہیں جس آتما (خدا) نے وجود
وہ قائم ہے دائم ہے اور بے حدود
ہیں فانی بدن آتما (خدا) لا زوال
پھر ارجن ہے کیوں جنگ میں قیل و قال

شریمد بھگوت گیتا
صفات باری تعالیٰ

شریمد بھگوت گیتا میں خدا تعالیٰ کی صفات کو مختلف پیرایوں میں جگہ جگہ بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ ادھیائے 13 کے شلوک 15 میں مرقوم ہے کہ

ترجمہ: "وہ دانستی برہم (خدا) تمام مخلوقات کے اندر ہے اور باہر بھی ہے۔ ظاہر و باطن میں موجود ہے۔ وہی سیار متحرک اور ساکن غیر متحرک ہے۔ اور نہایت باریک (لطیف تر) ہونے کے سبب جانا نہیں جاسکتا۔ وہ دانستی کے برہم بہت دور ہے اور نہایت قریب بھی ہے۔"

" وہ دانستی برہم کل خلق کے
ہے اندر بھی اور ان کے باہر بھی ہے
ہے گویا وہ خود ہی چرا چر جگت
جو سوکھشم سے بھی سوکھشم ہے بہت
نہیں علم میں اس کے دخل قیاس
نہایت ہی دور اور نہایت ہی پاس

(موکشو بھاش بھگوت گیتا 15:13 ص 512,513)

ترجمہ خواجہ دل محمد گیتا 15:13 ص 249

کسی شے میں جنبش کسی میں سکون
وہ موجود سب میں دروں اور بروں
لطیف ایسا احساس معذور ہے
وہی ہے قریب اور وہی دور ہے

جو لوگ خدا تعالیٰ سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن دنیاوی اسباب پر گر گئے ہیں:

" وہ کہتے ہیں جھوٹا ہے سنسار سب
نہ اس کی ہے بنیاد نہ کوئی رب
کریں مل کہ جب مرد و زن مستیاں
انہی مستیوں سے ہوں سب ہستیاں

(نظریات فرائڈ)

ایسے لوگوں سے خدا تعالیٰ دور سے دور تر ہے۔ مگر جو گیانی اور عارف باللہ قسم کے لوگ ہیں ان سے نزدیک تر ہے۔ (جاری)

بہت ہے خدا ہمارے لئے

زمین جب بھی ہوئی کربلا ہمارے لئے ☆ تو آسمان سے اُترا خدا ہمارے لئے
انہیں غرور کہ رکھتے ہیں طاقت و کثرت ☆ ہمیں یہ ناز بہت ہے خدا ہمارے لئے
تمہارے نام پہ جس آگ میں جلائے گئے ☆ وہ آگ پھول ہے وہ کیمیا ہمارے لئے
بس ایک لو میں اسی لو کے گرد گھومتے ہیں ☆ جلا رکھا ہے جو اس نے دیا ہمارے لئے
وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے ☆ وہ ایک شخص دعا ہی دعا ہمارے لئے
وہ نُور نُور دمکتا ہوا سا اک چہرہ ☆ وہ آئینوں میں حیا ہی حیا ہمارے لئے
درود پڑھتے ہوئے اس کی دید کو نکلیں ☆ تو صبح پھول بچھائے صبا ہمارے لئے
عجیب کیفیت جذب و حال رکھتی ہے ☆ تمہارے شہر کی آب و ہوا ہمارے لئے
دیئے جلائے ہوئے ساتھ ساتھ رہتی ہے ☆ تمہاری یاد تمہاری دعا ہمارے لئے
زمین ہے نہ زماں نیند ہے نہ بیداری ☆ وہ چھاؤں چھاؤں سا اک سلسلہ ہمارے لئے
سخن وروں میں کہیں ایک ہم بھی تھے لیکن ☆ سخن کا اور ہی تھا ذائقہ ہمارے لئے

(عبید اللہ علیم)

بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں (مینجر)

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

کرکٹ کی دیوانگی — ایک لمحۂ فکریہ

ڈاکٹر سید طارق احمد صاحب انچارج احمدیہ شفاخانہ قادیان

کرکٹ کو عموماً شرفاء کا کھیل یعنی Gentleman's Game کہا جاتا تھا۔ ہمارے طالب علمی کے زمانے میں Test Matches ہوا کرتے تھے جو عموماً چار یا پانچ دنوں کے ہوتے ہیں۔ کھلاڑی سفید کپڑوں میں ملبوس ہو کر سارا دن کرکٹ کھیلتے رہتے تھے۔ دیکھنے والے Stadium میں صبح سے شام تک بیٹھ کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہتے تھے بہت سارے دیکھنے والے اپنا دوپہر کا کھانا بھی ساتھ لیکر آتے تھے اور Stadium میں ہی بیٹھ کر کھانا کھا لیتے تھے تاکہ کھیل کا کوئی بھی حصہ ان کے دیکھنے سے رہ نہ جائے۔ اُس وقت ہندوستان میں T.V کا رواج نہیں تھا مگر ریڈیو میں کرکٹ کی کمینٹری باقاعدہ نشر کی جاتی تھی۔ کرکٹ کھیل کے شوقین سارا دن اس کو سننے میں لگے رہتے تھے ان میں طالب علم اور نوکری پیشہ لوگ بھی شامل تھے۔ ظاہر ہے کہ اس سے بہت وقت ضائع ہوتا ہے۔ جو لوگ کرکٹ کے خلاف ہیں وہ کرکٹ کو بے کار اور بے وقوف لوگوں کا کھیل مانتے ہیں۔ کرکٹ کے متعلق ان لوگوں کی مشہور کہاوت ہے:-

"22 fools play and 2200 fools watch it"

یعنی بائیس بے وقوف اسے کھیلتے ہیں اور بائیس سو بے وقوف اسے دیکھتے رہتے ہیں

اب تو معاملہ سو سے ہزار بلکہ T.V کے ذریعہ کروڑوں تک پہنچ گیا ہے۔ بات بھی کچھ حد تک درست ہے کہ جو اس کے دیوانے ہو جاتے ہیں وہ اپنا بہت قیمتی وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ طالب علم اپنی پڑھائی کے طرف پوری توجہ دینے کی بجائے کرکٹ کمینٹری میں ایسے مست رہتے ہیں کہ بعض وقت امتحانوں میں فیل ہو جاتے ہیں۔ سرکاری آفس میں کام کاج بھی بے حد متاثر ہوتا ہے جبکہ کلرکوں کو تنخواہ پوری ملتی رہتی ہے۔ میں بھی سکول کے زمانہ میں کبھی کبھار دوستوں کے ساتھ کرکٹ کھیل لیا کرتا تھا اور کالج کے زمانے میں Test matches کی Commentary سن لیا کرتا تھا۔ مگر خدا کا فضل تھا کہ کوئی جنون نہیں تھا نہ کوئی دیوانگی تھی۔ سلیم دُرّانی کا چھکا البتہ باعث مسرت و تسکین بخش ہوتا تھا اور ہمیشہ اس کا انتظار رہتا تھا۔

کرکٹ کو کچھ دلچسپ بنانے کیلئے O.D.I One Day International matches شروع ہوئے۔ جس سے وقت کی بھی کچھ بچت ہوئی لیکن آہستہ آہستہ اب سال کے بارہ مہینہ کہیں نہ کہیں Test matches اور O.D.I چلتے رہتے ہیں۔ اور میچز ٹی وی کے بدولت روزانہ ساری دنیا میں نشر ہوتے رہتے ہیں۔ اور کچھ لوگ اسے دیکھنے کے کام میں لگے رہتے ہیں۔ اس طرح سارا سال برباد ہو جاتا ہے۔

کھیل کی دیوانگی اور جنون دنیا کے الگ الگ حصہ میں الگ الگ ہے۔ برصغیر ہندوستان میں آج کل کرکٹ ہی سب سے زیادہ Popular کھیل ہے۔ یہاں تک کہ کچھ لوگ برملا اور سر عام اعلان کرتے ہیں کہ ان کا مذہب ہی کرکٹ ہے۔

آج کل چونکہ World Cup چل رہا ہے کرکٹ کے بخار نے کچھ لوگوں کو سچ مچ پاگل اور بیمار بنا دیا ہے۔ آج پاکستان کو ہرانے پر کچھ لوگ ہندوستانی ٹیم کی پوجا کرنے لگے ہیں۔ چند روز قبل جب ہندوستان آسٹریلیا سے بری طرح ہار گیا تھا تو لوگ نہ صرف کھلاڑیوں کے جنازے لیکر گھوم رہے تھے بلکہ ان کے مجرمانہ حملوں سے بچانے کے لئے بعض کرکٹ کھلاڑیوں کے گھر پر پولیس کا پہرا لگانا پڑا تھا!! پھر جب ہندوستان یا پاکستان کے درمیان کرکٹ کھیل ہوتا ہے تو پھر فضا کچھ اور بن جاتی ہے۔ کھیل نہیں بلکہ جیسے ہندوستان و پاکستان کے درمیان جنگ ہو رہا ہے اور کھیل کو کھیل کی حد تک نہ رکھ کر اسے سیاسی اور مذہبی رنگ دے دیا جاتا ہے۔ اور وطن سے محبت کی کسوٹی پر پورا اتارا جاتا ہے۔ شوسینا والوں نے تو یہاں تک دھمکی دے دی تھی کہ اگر ہندوستان کی ٹیم پاکستان کو نہیں ہراتی ہے تو اسے Bombay میں نہیں اترنے دیا جائے گا جیسے بھارت صرف شوسینا والوں کا ہے۔ حد ہے کہ ایسی باتوں کے خلاف کوئی کاروائی نہیں ہوتی۔ English football league میں انگریز فینس اپنے جنون کے لئے بدنام ہیں۔ آج ہندوستان پاکستان میں بھی کرکٹ کے تعلق سے اسی طرح کے حالات نظر آنے لگے ہیں۔ یہ بات انتہائی افسوسناک اور قابل فکر ہے۔ اپنی ٹیم کی حوصلہ افزائی کرنا الگ بات ہے اور اچھی بات ہے مگر Sportsman spirit اور Gentleman game کے spirit میں دوسری ٹیم کی اچھی کارکردگی کو بھی سراہنا چاہئے۔ لیکن اگر اس حد تک دیوانگی ہو کہ اس میں مذہب و قومیت کو داخل کر دیا جائے یا ملک سے وفاداری کا معاملہ اس سے منسلک کر دیا جائے تو یہ انتہائی شرمناک اور گندی سیاست ہے۔ یہی حال اب ہندوستان کی ٹیم کے پاکستان سے جیتنے کے بعد ہوا ہے گجرات، مہاراشٹر اور کرناٹک کے بعض جگہوں پر متعصب فرقہ کے بعض لوگوں نے ہندوستان کی جیت کو بہانہ بنا کر دوسرے فرقہ کے مال و جان کو نقصان پہنچایا۔ اگر خدانخواستہ ہندوستان ہار جاتا تو پتہ نہیں ان علاقوں میں مسلمانوں کی کیا حالت ہوتی؟ ایک سکھ دوست کہہ رہے تھے کہ اب تو ملک سے وفاداری اور محبت کی کسوٹی ہندوستان پاکستان کرکٹ کھیل تک محدود ہو گئی ہے۔ Now patriotism is limitted to Indo Pak cricket match ملک کی یہ کیسی قیادت ہے؟ یہ کیسی گندی سیاست ہے؟

ملک کی وفاداری اور محبت ان کردار سے ثابت ہوتی ہے جس سے ملک کی ترقی ہو۔ ملک میں لوگ خود غرضی کی وجہ سے ہر وہ کام کر رہے ہیں جس سے ملک کی اقتصادیات کو اور سلامتی کو زبردست نقصان پہنچ رہا ہے اور ملک کے عام لوگوں کو کوئی انصاف نہیں مل رہا ہے بلکہ یہ غربت ناانصافی بے روزگاری و بیماری وغیرہ کے نیچے دبے جا رہے ہیں اور کچھ لوگ ملک کی دولت کو لوٹ رہے ہیں اور لوگوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت پھیلا رہے ہیں۔

یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہندوستان کے بعض مسلمان ہندوستان کی نہیں بلکہ کھیل کے وقت پاکستان کی تائید کرتے ہیں اس لئے یہ قوم کے غدار ہیں اور اس کی سزا ہم ان کو دیں گے اس لئے مسلمانوں کو مالی و جانی نقصان پہنچانا بالکل درست ہے اور کچھ ہندوؤں کو اس کا حق پہنچتا ہے۔ جہاں تک اس قسم کے الزام کا تعلق ہے انگلینڈ کے کیپٹن ناصر حسین صاحب کا بھی یہی رونا ہے۔ مکرم ناصر حسین صاحب نہ صرف ہندوستانی نسل کے ہیں بلکہ ہندوستان میں ہی پیدا ہوئے تھے مگر خوش قسمتی سے ان کی یہ غیر قومیت اور ان کی یہ foreign origin ان کو انگلینڈ کے کرکٹ ٹیم کے Captain بننے میں حائل نہیں ہوئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انگلینڈ میں جو ہندوستانی و پاکستانی لوگ بود و باش رکھتے ہیں اور انگلینڈ کے شہری ہیں وہاں کا کھاتے ہیں جب انگلینڈ کے ساتھ ہندوستان یا پاکستان کا کرکٹ میچ انگلینڈ میں ہوتا ہے بجائے اپنی ٹیم یعنی انگلینڈ کو support کرنے کے ہندوستانی نسل کا ہندوستان کو اور پاکستانی نسل کا پاکستان کی تائید کرتا ہے جو انتہائی افسوسناک اور شرمناک بات ہے۔ خوش قسمتی سے ایسے موقع پر انگلینڈ کے British fans جلوس نکال کر ہندوستانی و پاکستانی لوگوں کی لوٹ مار نہیں کرتے۔

ابھی جو world cup ہو رہا ہے اس میں بھی بہت سارے ہندوستانی نسل کے لوگ جو نہ صرف Britain میں رہتے ہیں بلکہ پیدا بھی وہیں ہوئے ہیں وہ لندن سے ساؤتھ افریقہ نہ صرف کھیل دیکھنے گئے تھے بلکہ انگلینڈ کے خلاف ہندوستان کے کرکٹ کھیل میں انہوں نے بھرپور ہندوستان کی حمایت کی اور یہ بات فخر سے Star Plus نیوز چینل کو کہہ رہے تھے اور ہندوستان کے لوگ خوش ہو رہے تھے کہ دیکھو یہ لوگ پیدا تو انگلینڈ میں ہوئے ہیں نمک وہاں کا کھا رہے ہیں مگر اپنی Roots نہیں بھلا پائے۔ ساؤتھ افریقہ میں جو ہندوستانی رہتے ہیں ان میں سے بھی بہت سے ہندوستانی، ہندوستان اور ساؤتھ افریقہ کے درمیان کھیلے گئے میچ میں ہندوستان کی حمایت کرتے دیکھے گئے۔

کھیل کھیل ہے اور اسی Spirit سے کھیل دیکھنا چاہئے۔ یہ کوئی جنگ نہیں ہے اس میں غداری، قومیت مذہب کی بات لانا بالکل مناسب نہیں ہے۔ پاکستان پر ہندوستان کی جو جیت ہوئی ہے اگرچہ اس میں تیندولکر کا شاندار کردار ہے مگر اس میں ظہیر خان اور محمد کیف کا بھی نمایاں حصہ ہے یہ کوئی ہندوؤں کی مسلمانوں کے خلاف جیت نہیں ہے۔ بھارت کی جیت میں بھارت کے مسلمان نوجوانوں نے خوشیاں منائی ہیں۔ اگر ہندوستان و پاکستان کے کرکٹ کھیل کو ہندو اور مسلم کا جنگ سمجھا جائے جبکہ دونوں ملکوں میں دونوں مذہب کے لوگ رہتے ہیں تو اس سے بڑھ کر گھٹیا ذہنیت اور کیا ہو سکتی ہے۔ عام طور پر شرفاء دونوں طرف دونوں ٹیموں کو اچھا کھیلنے پر سراہتے ہیں اگرچہ اپنے ملک کے جیتنے پر خوش ہوتے ہیں۔ مگر جو اس جنون کی حد تک جائیں کہ دوسرے مذہب کے ماننے والوں کی دلآزاری کے لئے اور نقصان پہنچانے کے لئے غنڈا گردی پر اتر آئیں تو یہ ان کی اخلاقی اور روحانی موت کی علامت ہے۔ اور پھر تعجب کی بات ہے کہ یہ دھرم کی بات کہتے ہیں جب کہ اس سے دھرم کی اور ملک کی دونوں کی بدنامی ہوتی ہے۔ ☆☆

آپ کے خطوط = آپ کی رائے

اردو شہید شیام سُندر پانڈے کو خراج عقیدت

اردو کو جس قدر موجودہ دور میں اردو والوں سے نقصان ہو رہا ہے حکومت سے نہیں۔ اردو ملاپ سوسائٹی کرناٹک ایسے گھرانوں کو انعام دے گی جن گھرانوں میں ایک ماہانہ رسالہ، ایک پندرہ روزہ، ایک ہفت روزہ، ایک روزنامہ خریدا جاتا ہوگا۔ ایسے خریدار معمولی پچاس پیسے کے پوسٹ کارڈ پر ان تمام کا نام و خریداری نمبر، اپنا مکمل پتہ، کب سے لے رہے ہیں تاریخ و سال کے ساتھ اردو میں لکھ کر ہمارے پتہ پر ارسال کریں۔ ہمیں آپ کا خط 15/اپریل تک بذریعہ ڈاک مل جانا چاہئے۔ شیام سُندر پانڈے شہید کانپور کا دن اپنے اردو اسکولوں و اداروں میں منائیں۔ 31 مارچ کو اردو کے بارے میں شہید کر دیا گیا یہ اعلان ملک کے ایک سو اردو اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ آپ نے یہ اعلان کس میں پڑھا ہے نام لکھیں۔

(محمد سمیع اللہ خان باز صدر اردو ملاپ سوسائٹی پتلا کرناٹک۔ پن کوڈ 577214)

درخواست دعا :: ان دنوں سکولوں اور کالجوں میں سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں جملہ احمدی طلبہ و طالبات کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

جماعت احمدیہ کو راشٹریہ ایکتا

(قومی یکجہتی) ایوارڈ

صوبہ ہماچل پردیش میں ادبی، سماجی اور ثقافتی خدمات میں نمایاں کردار ادا کرنے والی رفاہی تنظیم ’’ہموتکرش‘‘ کی جانب سے مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نگران ہماچل پردیش کو راشٹریہ ایکتا (قومی یکجہتی) ایوارڈ کیلئے منتخب کئے جانے کی باقاعدہ اطلاع ملنے پر 19 جنوری 2003ء کو قادیان سے مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی ہدایت پر ایک وفد محترم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل پردیش کی قیادت میں شہراونہ روانہ ہوا۔ جہاں پر مذکورہ تنظیم کی 28ویں سالانہ تقریب کا نہایت شاندار انعقاد ہوا۔ جسمیں ہماچل اور دیگر صوبوں سے 7000 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ یہ تنظیم گزشتہ 28 سال سے صوبہ ہماچل میں ادبی، تعلیمی، ثقافتی اور خدمت خلق کے میدان میں نمایاں خدمات کی سعادت پارہی ہے۔ چنانچہ اس سالانہ تقریب میں صوبہ سے اور پڑوسی صوبوں سے بھی نمائندے شامل ہوئے۔

اس موقع پر مختلف ادبی وثقافتی پروگرام مرتب کئے گئے۔ تنظیم کی سالانہ کارگزاری رپورٹ بھی پیش کی گئی۔ اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں مختلف مکاتب فکر میں نمایاں خدمات پیش کرنے والی تنظیموں اور شخصیتوں کو خصوصی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ جماعت احمدیہ کو اس اعلیٰ ایوارڈ کیلئے منتخب کیا جانا جماعت احمدیہ کی اس علاقہ میں غیر معمولی مقبولیت اور ہردل عزیزی کا ثبوت ہے۔

تقریب تقسیم ایوارڈ کے موقع پر جب بھری محفل میں جماعت احمدیہ کو ایوارڈ کیلئے منتخب کئے جانے کا اعلان کیا گیا تو حاضرین مجلس تجسس سے Stage کی طرف سے دیکھنے لگے۔ اس موقع پر منتظمین کی طرف سے جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف کروانے کے ساتھ ساتھ خدمت خلق اور امن و بھائی چارے کے قیام کیلئے عالمگیر جماعت احمدیہ کی مخلصانہ کاوشوں کی تعریف کی۔ اور 178 ممالک میں جماعت کے قیام نیز M.T.A کے عالمی نظام وغیرہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کے مدھر گیت الاپتی ہوئی جماعت احمدیہ نہ صرف ہماچل بلکہ ساری دنیا میں انسانیت کی بے لوث خدمت کرنے میں مصروف ہے۔ (اس تعارفی نوٹ کا مکمل متن آخری صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں) بعد ازاں مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ صوبہ ہماچل کو stage پر بلایا گیا اور مذکورہ اعزاز سے جناب ٹھاکر گلاب سنگھ سپیکر ہماچل ودھان سبھا نے سرفراز کیا۔ یہ ایوارڈ Momento، ہماچلی شال، ہماچلی ٹوپی اور Citation پر مشتمل ہے۔ اس موقع پر عزت مآب Speaker کے ساتھ جناب وجے کمار چوپڑہ چیف ایڈیٹر ہندسماچار گروپ محترم ڈی سی صاحب اونہ اور محترم ایس ایس پی صاحب اونہ اور بعض دیگر اہم شخصیتیں بھی موجود تھیں۔ جس وقت جماعت احمدیہ کی خدمات کے بارے میں سٹیج سے تعارفی مضمون پڑھا جارہا تھا، سامعین جماعت کی خدمات کا ذکر سن کر خراج تحسین پیش کر رہے تھے۔ جماعت احمدیہ کو ملنے والے اس ایوارڈ کی خبر ہندوستان کے کثیر الاشاعت آٹھ اخبارات میں شائع ہوئی۔ چنانچہ روزنامہ ہندسماچار نے اپنی 23 جنوری کی اشاعت میں ’’**جماعت احمدیہ کے تنویر احمد خادم راشٹریہ ایکتا کے اعزاز سے سرفراز**‘‘ کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ:

’’جماعت احمدیہ کے شری تنویر احمد خادم کو سنسکرتی وجن کلیان پریشد اونہ ہماچل پردیش کی جانب سے سرو دھرم سیواؤں وقومی ایکتا کیلئے خصوصی اعزاز سے سمانت کیا گیا۔ شری خادم جماعت احمدیہ صوبہ پنجاب و ہماچل کے نگران ہیں۔ شری خادم کو یہ اعزاز سپیکر ہماچل پردیش ودھان سبھا ٹھاکر گلاب سنگھ نے دیا۔ اس موقعہ پر انکے ہمراہ ہندسماچار گروپ آف اخبارات کے چیف ایڈیٹر شری وجے کمار چوپڑہ و ڈپٹی کمشنر ایس ایس پی اونہ بھی موجود تھے۔ تنویر احمد خادم نگران پنجاب و ہماچل نے اس اعزاز پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے تمام مذاہب کے لوگوں کو مذہبی اختلاف بھلا کر انسانیت کی خدمت کی تعلیم دی۔ انہوں نے بتایا کہ تمام مذاہب میں آپس میں بھائی چارہ کے فروغ کیلئے جماعت احمدیہ کے بانی کے علاوہ مختلف سکالرز نے قریب 220 زبانوں میں لٹریچر شائع کیا ہے۔ جماعت احمدیہ مذہبی اختلافات سے اوپر اٹھ کر انسانیت کی خدمت کو اولیت دیتی ہے۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ نے پوری دنیا میں مفت میڈیکل کیمپ و ہسپتال قائم کر رکھے ہیں۔ شری خادم نے بتایا کہ صرف ہماچل میں ہی 10 مفت میڈیکل ہومیو پیتھک و ایلو پیتھک کیمپ لگا کر 14 ہزار سے زائد مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ اسی طرح پورے بھارت و دنیا کے مختلف علاقوں میں آپسی بھائی چارہ کو قائم رکھنے کیلئے سرودھرم سمیلن منعقد کرواتی ہے انہوں نے ان خدمات کو برقرار رکھنے کا یقین دلایا۔ شری خادم کو ملے اس اعزاز پر مختلف سیاسی وسماجی پارٹیوں کے نیتاؤں نے خوشی کا اظہار کیا۔‘‘

چنانچہ اسی مضمون کی خبریں روزنامہ اجیت پنجابی، روزنامہ جگ بانی ہندی، روزنامہ امر اُجالہ ہندی، روزنامہ دینک جاگرن ہندی، روزنامہ اجیت سماچار ہندی، دویہ ہماچل ہندی وغیرہ اخبارات میں بھی شائع ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دنیا کے دیگر ممالک کی طرح ہندوستان میں بھی جماعت احمدیہ نہایت سرگرمی کے ساتھ بلا امتیاز مذہب وملت دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہے۔ صوبہ ہماچل میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو گزشتہ چند سالوں میں نمایاں خدمات کی توفیق ملی ہے۔ جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب کا انعقاد، فری میڈیکل کیمپ، سیلاب وقدرتی حوادث کے موقع پر بے لوث خدمات قابل ذکر ہیں۔ جماعت احمدیہ کو اس قسم کے ایوارڈ کیلئے منتخب کیا جانا دراصل جماعت کی بے لوث خدمات کا ہی منہ بولتا اعتراف ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ آٹھ سال قبل اسی شہراونہ کے مقام پر امب میں مولوی اسماعیل سونگھڑی کے ساتھ جماعت احمدیہ کے علماء کا مباحثہ ہوا تھا۔ اس موقع پر مولوی صاحب مذکور نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہماچل میں جماعت احمدیہ کے پیر جمنے نہیں دیں گے۔ اس وقت ہماچل میں ایک بھی جماعت نہیں تھی۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 45 سے زائد منظم جماعتیں صوبہ میں کام کر رہی ہیں۔ اور قریباً یکصد سے زیادہ مقامات پر جماعت کے پودے لگ چکے ہیں۔ اور خاص شہراونہ میں جماعت احمدیہ کا مشن قائم ہے۔ اور مسجد کی تعمیر زیر تکمیل ہے۔

مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم کی رہنمائی میں خدمت میں مصروف صوبہ ہماچل کے جملہ مبلغین و معلمین و داعیان الی اللہ واحباب جماعت مبارک باد کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے دن رات محنت کر کے باشندگان ہماچل کے دلوں میں جماعت کی محبت پیدا کی۔ اخوت اور محبت اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنے میں از حد محنت کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز جماعت احمدیہ کیلئے مبارک فرمائے اور باشندگان ہماچل کے دلوں کو اسلام احمدیت کیلئے کھول دے۔ آمین (رپورٹ مرتبہ: زین الدین حامد مدرس جامعہ احمدیہ قادیان ونائب نگران ہماچل)

منارۃ المسیح اور بیت الدعا کی صدسالہ تقریب تاسیس پر جلسہ

13 مارچ 2003ء کو منارۃ المسیح قادیان اور بیت الدعا کے سنگ بنیاد پر سو سال مکمل ہونے پر ایک خصوصی جلسہ مسجد اقصیٰ قادیان میں صبح ساڑھے نو بجے منعقد ہوا۔ اس روز صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ادارہ جات میں چھٹی کی گئی۔ لہٰذا کثیر تعداد میں مردوں نے مسجد اقصیٰ اور مستورات نے مسجد مبارک میں جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دار القضا نے فرمائی۔ عزیز صمد احمد غوری متعلم جامعہ احمدیہ نے تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعدہٗ مشتاق احمد متعلم جامعۃ المبشرین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ’’تجھے حمد وثنا زیبا ہے پیارے‘‘ خوش الحانی سے پڑھا۔ پہلی تقریر مکرم مولوی برہان احمد ظفر صاحب ناظر نشر واشاعت نے منارۃ المسیح کی تعمیر اور اغراض ومقاصد کے عنوان پر کی۔ آپ نے احادیث نبویہ کی روشنی میں ابن مریم کے سفید منارہ پر نزول کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عارفانہ تشریح کی روشنی میں غرض وغایت بیان کی۔ دوسری تقریر محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے بیت الدعا کے قیام کی اغراض وبرکات کے موضوع پر کی۔ آپ نے خدا اور بندے کے درمیان قائم ہونے والے تعلق کی ضرورت بیان کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ اور آپکی غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی کیفیت بتائی۔ نیز مسجد مبارک کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات تفصیل سے بیان کئے۔ آخر پر صدر اجلاس نے خطاب فرمایا اور ہر دو امور کی عالمانہ وضاحت کرتے ہوئے دعا پر خطاب ختم کیا۔

اس خوشی کے موقعہ پر جملہ اہالیان قادیان کے گھروں میں شیرینی تقسیم کی گئی اور رات کو منارۃ المسیح کو بجلی کے بڑے قمقموں سے روشن کیا گیا۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

تجھے حمد وثنا زیبا ہے پیارے ☆ کہ تو نے کام سب میرے سنوارے
گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے ☆ ہمارے کر دیئے اونچے منارے

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مجلس انصاراللہ غانا کے

بیسویں سالانہ اجتماع کا کامیاب وبابرکت انعقاد

(رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ مبلغ سلسلہ غانا)

مجلس انصاراللہ غانا کا بیسواں سالانہ اجتماع ۱۳، ۱۴ر ستمبر ۲۰۰۲ء کو Coast Cape کے مقام پر منعقد ہوا۔

۱۳ر ستمبر کو دن کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا، اس کے بعد Twifo praso سرکٹ کے مبلغ مکرم محمد آدم صاحب نے ''انصاراللہ کی ذمہ داریوں'' پر درس دیا۔ نماز فجر کے بعد انصار کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے: دوپہر تمام انصار نے مقام اجتماع پہنچ کر حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ بذریعہ MTA براہ راست سنا۔ نماز جمعہ ادا کی گئی۔ مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے خطبہ جمعہ دیا

اڑھائی بجے دوپہر افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مجلس انصاراللہ کے صدر Mr. Yusuf Emah نے انصار کا عہد دہرایا۔ عہد کے بعد انہوں نے ہی جملہ مہمانوں اور انصار کو خوش آمدید کہا۔ مولانا عبدالوہاب آدم صاحب نے افتتاحی خطاب میں اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنانے کی طرف توجہ دلائی امیر صاحب کی تقریر کے بعد کیمپ کوسٹ کے DCE (ڈسٹرکٹ چیف ایگزیکٹو) Mr Arafat. Munir Nahu نے خطاب کیا۔

انہوں نے کہا کہ ہم آپ سب احمدی احباب کو اپنے ریجن میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ احمدیہ مشن کی طرف سے صحت، تعلیم اور زراعت کے شعبوں میں پیش کی جانے والی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے ہومیو کلینکس اور ایلوپیتھی ہسپتالوں کا ذکر کرکے کہا کہ مذہبی اداروں سے یہی توقع کی جاسکتی ہے۔ انہیں چاہئے کہ عوامی بہبود کی حکومتی کوششوں کو اسی طرح تکمیل تک پہنچانے میں مدد دیں۔ مذہب ہی سوسائٹی میں تبدیلی پیدا کرسکتا ہے۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے لیڈر اپنے قول وفعل میں تفریق کا شکار ہوچکے ہیں۔ ایک طرف تو وہ سماجی برائیوں کے خلاف جہاد پر زور دیتے ہیں اور دوسری طرف وہ خود ہی ان برائیوں میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ آج کا ایک اہم مسئلہ معمر اور بزرگ لوگوں کی نگہداشت ہے۔ لوگ اپنی ذات میں زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں۔ خاندانی سسٹم ختم ہوتا جارہا ہے۔ یہ نئی لہر ہماری سماجی روایات کے خلاف ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ان عمر رسیدہ لوگوں سے عزت اور حسن سلوک کا معاملہ کریں اور ان سے شفقت اور محبت سے پیش آئیں۔ اس کے ذریعہ ہم آئندہ نسلوں کو یہ سبق دے رہے ہوں گے کہ معمر لوگوں کی نگہداشت کرنا اور ان سے محبت اور نرمی سے پیش آنا ہمارے لئے ازحد ضروری ہے۔

اس کے بعد تین عیسائی چرچوں کے نمائندگان نے تقاریر کیں جن میں انہوں نے باہمی محبت اور پیار پر زور دیا۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے بھی مختصر خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ یہ عیسائی ادارہ ہے لیکن آپ مسلمان اس میں اپنی ریلی منا رہے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ اس طرح پیار ومحبت سے مل جل کر رہیں۔ رات کے سیشن میں تلاوت قرآن مجید، اذان اور دینی معلومات کے مقابلے ہوئے۔

دوسرا روز

اس دن کا آغاز بھی نماز تہجد باجماعت سے ہوا جس کے بعد سینئر سرکٹ مشنری مکرم الحاج محمد یوسف ایڈوسی نے ''خاوند کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ نماز فجر کے بعد مکرم محمد یوسف بن اسحاق صاحب سرکٹ مشنری نے جلسہ سالانہ لندن کے بارہ میں اپنے تأثرات بیان کئے۔

روٹ مارچ (Rout March)

ناشتہ کے بعد روٹ مارچ کا پروگرام تھا جو کہ غانا میں ریلیوں کا ایک نہایت اہم پروگرام ہوتا ہے اور اس کے لئے انصار کا ایک خاص یونیفارم ہوتا ہے یعنی سفید گاؤن، سفید اور کالی دھاری والا رومال، کالی جناح کیپ اور کالے جوتے۔ تمام انصار اپنے اپنے ریجن کے حساب سے قطاروں میں کھڑے ہوتے ہیں اور کلمہ طیبہ اور ذکر الٰہی کا ورد کرتے ہوئے آہستہ آہستہ مارچ کرتے ہیں۔ یہ قافلہ مخصوص سڑکوں پر مارچ کرتا ہے اور یہ نظارہ نہایت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ لوگ رک رک کر اس کا نظارہ کرتے ہیں۔ امسال یہ مارچ کیپ لوسٹ کی سڑکوں پر تھا۔

اختتامی تقریب

اس تقریب کے مہمان خصوصی سابق صدر انصاراللہ Alhaj Ibrahim B. A. Bonsu تھے۔ تلاوت اور عہد کے بعد مکرم مولوی محمد بن صالح صاحب نائب امیر ثانی نے ''اسلام کا نظام وراثت'' کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ اس کے بعد الحاج ڈاکٹر محمد بن ابراہیم صاحب ریجنل ڈائریکٹر آف ہیلتھ فار ویسٹرن ریجن نے انصار سے خطاب کیا۔ آپ نے انصار کو اپنی صحت برقرار رکھنے کے لئے بعض مفید مشورے دیئے۔

بعدازاں انصار کی طرف سے ایک ریزولیوشن منظور کیا گیا۔ اس میں عہد کیا گیا تھا کہ ہم انصاراللہ غانا، نائب صدر مملکت غانا کی طرف سے کرپشن کے خلاف جہاد کی تحریک پر لبیک کہتے ہیں اور اس جہاد میں دوسرے عوام کے ساتھ شانہ بشانہ شریک ہوتے ہیں۔

ریزولیشن کے بعد تقریب تقسیم انعامات کا انعقاد ہوا۔ مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے "Greater Accra" ریجن کو اول قرار دیا گیا۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر ومشنری انچارج غانا نے اختتامی خطاب سے نوازا۔ آپ نے کہا ان دنوں اکرا کی جامع مسجد میں توسیع ہو رہی ہے۔ آپ انصار کے چند ممبران اس سلسلہ میں بے حد مالی قربانی کررہے ہیں۔

گزشتہ دنوں غیراحمدیوں کے موقف ''زنا کی سزا رجم ہے'' کے مقابل پر آپ نے اس موقع پر قرآنی آیات کے حوالہ سے حقیقی قرآنی موقف بیان کیا اور غیراحمدیوں کے اس غلط نظریہ کا رڈ فرمایا۔ اس ضمن میں امیر صاحب نے اخبارات سے بھی چند اقتباسات پڑھ کر سنائے، جس میں ایک صحافی نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ ''احمدیوں کا شکر ادا کریں کہ یہ دنیا بھر میں قرآن مجید کی سچی تعلیم کی اشاعت کرتے ہیں۔ میرے علم میں یہ بھی آیا ہے کہ اب قرآن مجید کا لوکل زبانوں میں ترجمہ بھی ہورہا ہے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔ اس پر امیر صاحب نے کہا Fante,Ashanti,wale زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے والے، آپ انصار ہی ہیں۔ انصار بھائی ہی ہیں جو یہ کار خیر بجالا رہے ہیں۔ آخر پر محترم امیر صاحب نے فرمایا کچھ عرصہ ہوا انصاراللہ میں ایک سکیم چلی تھی کہ ہر ناصر اپنے پاس ذاتی قرآن مجید رکھے، یہ بہترین ساتھی ہے، عظیم رہنما ہے۔ آج اس سکیم پر ازسرنو عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر ناصر اپنا قرآن حاصل کرے، اس کا مطالعہ کرنے اور اسے سمجھنے کی کوشش کرے۔ خطاب کے آخر پر آپ نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ یہ بابرکت اجتماع بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔

اجتماع کے لئے انصار کا ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے کی طرف لمبا سفر کرنا اگرچہ خاصا مشکل تھا۔ تاہم اس اجتماع میں ۲۰۰۰ انصار نے شرکت کی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اجتماع کے شرکاء کو اپنے فضل عظیم سے نوازے اور انصاراللہ کی تنظیم کو ازحد فعال بنائے۔ آمین۔

****

کینیڈا کے احمدیوں نے کینیڈا ڈے منایا

یکم جولائی 2002ء صبح کینیڈا میں ایک سو پینتیسویں کینیڈا ڈے کی تقریبات ہوئیں۔ کینیڈا باہمی محبت و یگانگت، بھائی چارے اور رنگ ونسل میں اپنی مثال آپ ہے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا بھی اپنے روایتی انداز میں اس جشن کی تقریبات کا حصہ بنی اور بیت الاسلام کے سبزہ زاروں پر ایک پروقار تقریب کے ذریعہ اپنی اجتماعی خوشیوں کا مظاہرہ کیا۔

صبح دس بجے سے ہی بچے جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکزی دفتر بیت الاسلام ٹورنٹو کی عمارت کے سامنے والے سرسبز وشاداب لان میں جمع ہونا شروع ہوگئے۔ کچھ ہی دیر بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر ومشنری انچارج کینیڈا مجلس عاملہ کینیڈا کے اراکین اور دیگر معززین جماعت بھی تشریف لے آئے۔ تقریباً ساڑھے دس بجے وان شہر کے میئر Mr. Michael Di Biase بھی تشریف لائے۔

یوم کینیڈا کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد لوائے احمدیت اور کینیڈا کا پرچم لہرانے کی رسم ادا کی گئی۔ مکرم امیر صاحب نے لوائے احمدیت فضا میں بلند کیا اور وان شہر کے میئر Mr. Michael Di Biase نے کینیڈا کا پرچم ہوا میں لہرایا۔ سجے سجائے بچے اور بچیاں اپنے ننھے منے ہاتھوں میں کینیڈا کا پرچم لئے دو رو میں کھڑے تھے۔ انہوں نے اپنی پرجوش آوازیں ملا کر کینیڈا کا قومی ترانہ گایا۔ دو بچوں نے کینیڈا کی تاریخ کی چیدہ چیدہ باتیں دہرائیں۔

اس کے بعد وان شہر کے میئر Mr. Michael Di Biase نے حاضرین سے مختصر خطاب کیا اور جماعت کے جذبہ حب الوطنی کو سراہا اور کینیڈین حکومت کی عالمی امن، سماجی انصاف اور انسانی حقوق سے وابستگی کا یقین دلوایا۔ مکرم امیر صاحب نے میئر کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔ جس کے بعد دیر تک اطفال کی کھیلیں ہوتی رہیں۔ اور یوں خوشی ومسرت اور حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار یوم کینیڈا بڑی شان ووقار کے ساتھ منایا گیا۔

بقیہ صفحہ :: (1)

کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہوکر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو۔ کہ جس دروازے کیلئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہوسکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہوجاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ (کشتی نوح صفحہ 14,16 مطبوعہ قادیان 1998ء)

آئینۂ پاکستان

جماعت اسلامی کے خلاف بیان دینے والے غیر ملکی ایجنٹ

پاکستانی روزنامہ نوائے وقت کے مطابق جماعت اسلامی کے ترجمان نے وفاقی وزیر داخلہ مخدوم فیصل صالح حیات کے آئے روز جماعت اسلامی کے بارے میں بیانات کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ فیصل صالح حیات جماعت اسلامی کے خلاف بیانات داغ کر غیر ملکی ایجنٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ صدر اور وزیر اعظم، وزیر داخلہ کے بیانات کا نوٹس لیں۔ جماعت اسلامی کے ایک ترجمان نے وفاقی وزیر داخلہ کی طرف سے جماعت اسلامی کے خلاف بیانات پر اپنے ردعمل میں کہا کہ جماعت اسلامی کا کردار روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ جماعت اسلامی 55 سال سے جمہوری جدو جہد جاری رکھے ہوئے ہے۔ ہم پہلے بھی واضح کر چکے ہیں کہ جماعت اسلامی کے کسی رہنما کے گھر سے مبینہ تنظیم القاعدہ کا کوئی اہلکار یا رہنما کبھی پکڑا نہیں گیا۔ جن خفیہ اداروں نے خالد شیخ نامی کسی فرد یا دیگر افراد کو گرفتار کیا ہے وہ پیر کی شام واضح طور پر غیر ملکی میڈیا کو یہ بتا چکے ہیں کہ ان گرفتار افراد کو جماعت اسلامی نے پناہ نہیں دی تھی اس کے باوجود بھی وفاقی وزیر داخلہ کی طرف سے جماعت اسلامی پر بے جا الزام اور ایک ہی رٹ کے آخر کیا معنی ہیں؟ ☆

جرائم کے خلاف جنگ: امریکہ پاکستان کو 30 ملین ڈالر دیگا

روزنامہ جنگ پاکستان کی ایک خبر کے مطابق امریکہ اور پاکستان کے درمیان قانون کے نفاذ سے متعلق تین وفاقی منصوبوں میں تعاون کی یادداشت پر گزشتہ دنوں اسلام آباد میں دستخط کئے گئے جس کے تحت امریکہ جرائم کے خلاف جنگ کے لئے پاکستان کو 30 ملین ڈالر فراہم کرے گا۔ امریکی سفیر نینسی پاول اور اقتصادی امور ڈویژن کے سیکرٹری ڈاکٹر وقار مسعود نے یادداشت پر دستخط کئے۔ ان منصوبوں میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی انفورسمنٹ پراجیکٹ، کریمنل ڈیٹا بیس اور اے ایف آئی ایس پراجیکٹ شامل ہیں جن کے لئے امریکہ 30 ملین ڈالر فراہم کرے گا۔

بعض ذرائع کا کہنا ہے کہ جرائم کے خلاف اس جنگ میں جہادیوں کو بھی مجرموں کی فہرست میں شامل کر کے دراصل یہ امداد ان کے قلع قمع کیلئے ہے۔ ☆

دینی مدارس میں جدید تعلیم متعارف کرانے کا منصوبہ شروع ہونے سے پہلے ہی تنازع کا شکار

صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کی جانب سے پاکستان میں موجود دینی مدارس کے طلبہ کو جدید ترین تعلیم سے روشناس کرانے کا منصوبہ شروع ہونے سے پہلے ہی تنازع کا شکار ہو گیا ہے۔ ڈھائی ارب روپے مالیت کا یہ منصوبہ حکومت سندھ نے ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے مالی تعاون سے تیار کیا ہے۔ اس کا مقصد دینی مدرسوں میں پڑھنے والے طلبہ و طالبات کو دوسرے مضامین مثلاً سائنس، میتھ، کمپیوٹر ٹکنالوجی، معاشرتی علوم اور دیگر جدید مضامین سے روشناس کرانا ہے تا کہ یہ طالب علم دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم بھی حاصل کر سکیں۔

اس بارہ میں جب مدرسوں کے منتظمین سے رابطہ کیا گیا تو ایک اور ہی صورتحال سامنے آئی۔ مدرسوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی اکثریت کا کہنا ہے کہ ان کو سرے سے اعتماد ہی میں نہیں لیا گیا۔ بعض علماء نے کہا کہ اس منصوبے پر عمل درآمد کے حوالے سے ہونے والی میٹنگوں میں ان کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات کا حکومتی نمائندے ابھی تک کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دے سکے۔ کراچی میں موجود ایک مدرسے کے سربراہ مولانا عبد الکریم عابد کا کہنا ہے کہ اس طرح کے منصوبوں کا مقصد مدرسوں کے معاملات میں مداخلت کے سوا کچھ نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ملک میں بیشتر مدرسے وفاق المدارس نامی ادارے سے منسلک ہیں جو مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مدرسوں کا ایک نمائندہ ادارہ ہے۔ ان کے مطابق وفاق المدارس سے منسلک مدرسوں کا اپنا ایک نظام تعلیم پہلے سے موجود ہے اور اس نظام کے تحت تمام مدرسوں میں پہلے ہی جدید تعلیم دی جا رہی ہے لہذا حکومت کو اس بارہ میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بین الاقوامی حالات کے تناظر میں دیکھا جائے تو بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ منصوبہ نیک نیتی پر مبنی نہیں ہے اور اس کا مقصد مدرسوں کے معاملات میں دخل اندازی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ ☆

عراق پر حملہ ہوا تو مسلمانوں پر جہاد فرض ہوگا :: جامعۃ الازہر کا فتویٰ۔

مسلمانوں کی عظیم دینی درسگاہ اور ریسرچ سنٹر جامعۃ الازہر نے عراق کے خلاف ممکنہ امریکی حملے کو مسلمانوں کے خلاف نئی صلیبی جنگ قرار دیتے ہوئے تمام مسلمانوں کو جہاد کرنے کا فتویٰ جاری کر دیا ہے۔ الازہر یونیورسٹی کی جانب سے جاری ہونے والے فتویٰ میں کہا گیا ہے کہ عراق کے حملے کو ہر کوئی جارحیت سمجھتا ہے اور اسلامی قوانین کے مطابق جب دشمن کسی بھی مسلم ریاست کے خلاف جارحیت کا مرتکب ہو تو ایسے میں ہر مسلمان مرد اور عورت پر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ موجودہ صورتحال میں عرب اور مسلم برادری کو ایک نئی صلیبی جنگ کا سامنا

ہے دشمن ہماری سرزمین، وقار، ایمان کو نشانہ بنانا چاہتا ہے۔ بیان میں دنیا بھر کے مسلمانوں کو کہا گیا ہے کہ وہ اپنے تحفظ کیلئے متحد ہو جائیں۔ ☆

دلتوں نے ہندو مذہب چھوڑ کر بدھ مذہب اختیار کیا۔

کیتھل میں دلتوں کی ایک بڑی تعداد نے ہندو مذہب کو چھوڑ کر بدھ مذہب اور دوسرے مذہب کو اپنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ شری اُدت راج قومی چیئر مین آل انڈیا کنفڈریشن آف شیڈول کاسٹ اینڈ شیڈول ٹرائب آرگنائزیشن جو کہ بدھ کلب کے چیئر مین بھی ہیں کی تحریک پر کیا گیا۔ انہوں نے دلتوں کے ایک اجتماع کو یہاں گیتا بھون میں مخاطب کرتے ہوئے ہندو مذہب کو چھوڑ کر بدھ مذہب کو اختیار کرنے کو کہا جو کہ ان کو اونچی ذات کے مظالم اور ایمان سے بچانے میں ناکام رہا۔ وہ لوگ جو اس فیصلہ کے خلاف تھے انہوں نے کہا کہ تبدیلی مذہب اس مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ انہوں نے دلتوں کو اس بھید بھاؤ کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے لئے ایک جٹ ہونے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ دلت اپنی مفادات کا تحفظ کرنے کے لئے ہتھیار نہیں اٹھا سکتے اور وہ اس سلسلہ میں تشدد کے خلاف ہیں۔ اس کا ایک ہی متبادل راستہ یہ ہے کہ وہ اپنا مذہب چھوڑ دیں جو کہ ان کو مندروں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتا اور مذہبی اور سماجی اجتماعات میں حصہ لینے سے روکتا ہے۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور حکومت اور قانون نافذ کرنے والے ادارے خاموش ہیں جیسے کہ ان دلتوں کی اور ان کے جذبات کی ان کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ☆

عراق پالیسی کی مخالفت: امریکہ کے ایک اور سفارت کار نے استعفیٰ دے دیا

امریکہ کے ایک اور سرکردہ سفارتکار نے بُش انتظامیہ کی عراق مخالف پالیسی کے خلاف احتجاجاً استعفیٰ دے دیا اس طرح گزشتہ ایک ماہ میں عراق پالیسی کے خلاف مستعفی ہونے والے امریکی محکمہ خارجہ کے سفارتکاروں کی تعداد بڑھ کر دو ہو گئی ہے۔ استعفیٰ دینے والے سفارتکار جارج براؤن نے کہا ہے کہ وہ اس لئے مستعفی ہوئے ہیں کہ ان کے لئے بُش انتظامیہ کی عراق مخالف پالیسی کی حمایت ممکن نہیں رہی تھی۔ کیونکہ اس کے نتیجے میں دنیا بھر میں امریکہ مخالف جذبات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

امریکی وزیر خارجہ کولن پاویل کے نام استعفیٰ پر مشتمل خط میں جان براؤن نے لکھا ہے کہ وہ یونان کے امریکی سفارتخانہ میں تعینات سفارت کار جے بریڈی کیلسنگ کے استعفیٰ سے بھی اتفاق کرتے ہیں جنہوں نے فروری میں یہ کہتے ہوئے استعفیٰ دے دیا تھا کہ صدر بش عراق پر حملے کا پختہ ارادہ کر چکے ہیں۔ اس لئے وہ بش کے عراق کے خلاف جنگی منصوبوں کی حمایت کرنے سے قاصر ہیں اور فوری طور پر فارن سروس سے مستعفی ہو رہے ہیں۔ جان براؤن نے اپنے استعفیٰ کی ایک نقل فرانسیسی خبر رساں ایجنسی کو بھی بھجوائی ہے جس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ امریکہ دنیا بھر میں طاقت کے بلا جواز استعمال میں ملوث ہو رہا ہے۔

پنجاب کے سرحدی اضلاع میں کمزور طبقہ کے سکھوں اور دلتوں کا تبدیلیٔ مذہب۔

پنجاب کے سرحدی ضلعوں میں بڑے پیمانے پر ہو رہے تبدیلیٔ مذہب کو لیکر پنجاب کے سیاسی و مذہبی حلقوں میں فکر کی لہر دوڑ گئی ہے۔ غیر ملکی عیسائی مشنریاں سرحدی گاؤں میں بڑے بڑے چرچوں کی تعمیر کر کے منصوبہ بند طریقے سے دلت و پچھڑے طبقہ کے لوگوں کو تبدیلیٔ مذہب کی ترغیب دے رہی ہیں۔ یہ سرحدی اضلاع امرتسر، فیروز پور اور گورداسپور ہیں۔

ایس جی پی سی کے صدر جناب کرپال سنگھ بڈونگر نے اس کے انسداد کے لئے ان ضلعوں کا دورہ کر کے مذہبی پرچار بڑھانے کا حکم دیا تھا۔ مقامی طور پر دلتوں اور کمزور طبقہ کے سکھوں کے ساتھ بھائی چارہ بڑھانے کے لئے بھی ایس جی پی سی نے کوشش کی تھی۔ ☆

زمین کے مالکانہ حقوق کا پتہ لگانے کے لئے ایودھیا میں متنازعہ مقام پر کھدائی کا کام شروع

ایودھیا میں متنازعہ مقام پر گزشتہ دنوں 12 مارچ بروز بدھ کڑے حفاظتی انتظامات کے زیر سایہ کھدائی کا کام شروع ہوا۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے ذریعہ جاری کردہ راہنمائی کے مطابق ہندوستانی آثار قدیمہ کی چھان بین کرنے والے ایک گروپ کے تین گھنٹے کے چھان بین اور صلاح مشورہ کے بعد مندر سے دس فٹ کی دوری پر دوپہر قریب ایک بجکر پینتیس منٹ پر کھدائی کا کام شروع ہوا۔

کھدائی نے مقامی لوگوں کے اندر امید پیدا کر دی ہے کہ شاید اس سے دیرینہ تنازعہ جلد ختم ہو جائے گا اور لوگ پُر امن طریقہ سے جینے کا موقع حاصل کر لیں گے۔ ☆

درخواست دعا :: پاکستان کے جملہ اسیران راہ مولیٰ کی رہائی کے لئے احباب جماعت احمدیہ عالمگیر سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے باعزت بری ہونے کے جلد سامان مہیا کرے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly BADR Qadian
Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $:40 euro
By Sea : 10 £ 0r 20 U.S $

Vol:52 | 25 March 2003 | Issue No.12

جماعت احمدیہ عالمی سطح پر خدمت انسانیت میں مصروف ہے

جماعت احمدیہ کا موٹو ہے ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ اسی پیغام کو جماعت ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے

جماعت احمدیہ کے متعلق یہ تعارف بمقام اونہ (ہماچل پردیس) 03-1-19 کو منعقد کئے گئے ’’ہموتکرش‘‘ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر منتظمین جلسہ کی طرف سے بزبان ہندی پیش کیا گیا ....(ادارہ)...

عالمگیر جماعت احمدیہ کی بنیاد 23 مارچ 1889ء کو قادیان (ضلع گورداسپور پنجاب) میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ رکھی گئی۔ معاشرہ کی اصلاح اور ترقی کیلئے آپ نے اپنے متبعین کو یہ تعلیم دی کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے والے تمام پیشوایان مذاہب اور ان کی مقدس کتب اور ان کے مقدس مقامات کی عزت کی جائے۔ اسی طرح اسلام کی مقدس کتاب قرآن مجید کے مطابق آپ نے فرمایا کہ دنیا کی ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء آتے رہے ہیں۔ بالکل اسی طرح بھارت میں بھی بہت سے انبیاء جیسے رام چندر جی اور شری کرشن جی وغیرہ مبعوث ہوئے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے اور سچے تھے ان سب پر ایمان لانا تمام مسلمانوں کے لئے لازمی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے اس انقلاب انگیز نظریہ کی وجہ سے ان کو جہاں اپنوں اور غیروں کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا وہاں بہت سے دانشوروں اور صاحب فہم لوگوں نے نہ صرف ان کی سراہنا کی بلکہ ان کی جماعت میں بھی شامل ہوئے۔

اس امن پسند تعلیم کا ہی نتیجہ تھا کہ آج جماعت دنیا کے 178 ملکوں میں قائم ہو چکی ہے۔ 10 کروڑ سے زائد لوگ اس جماعت میں شامل ہو کر انسانیت کی بے لوث خدمت میں مصروف ہیں۔ امن اور بھائی چارے کے قیام کیلئے اس جماعت کی طرف سے 220 زبانوں میں لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح دنیا کے مختلف ممالک میں مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ اسی طرح تعلیم کے فروغ کے لئے جماعت نے سینکڑوں سکول قائم کئے ہیں جہاں ہر قوم کے بچے تعلیم سے آراستہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح قدرتی حوادث کے موقع پر بھی جماعت احمدیہ انسانیت کی بے لوث خدمت کرتی ہے۔ اس تعلق میں عالمی سطح پر ایک تنظیم ’’Humanity First‘‘ انسانیت کی خدمت میں مصروف ہے۔

گزشتہ سال گجرات میں آئے خوفناک زلزلہ کے موقع پر جماعت نے تقریباً 30 لاکھ روپے خرچ کر کے متاثرین کی امداد کی۔ اسی طرح اس غرض کیلئے پانچ لاکھ روپے وزیر اعظم کی خدمت میں پیش کئے۔ لگاتار ایک ماہ تک لنگر اور میڈیکل کیمپ کا انعقاد خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح متاثرین کو جماعت کی طرف سے رہائشی Tents مہیا کروائے گئے۔ جہاں فرقہ وارانہ فسادات کے نتیجہ میں جان و مال کا نقصان ہوتا ہے وہاں جماعت بلا امتیاز مذہب و ملت بے لوث خدمت کیلئے آگے آئی۔ مثال کے طور پر بھاگلپور کے فرقہ وارانہ فسادات کے بعد بے گھر ہو کر آئے ہندو بھائیوں کیلئے کرشن کولونی اور مسلمان بھائیوں کے لئے طاہر کولونی کی تعمیر قابل ذکر ہے۔ اسی طرح ممبئی میں ہوئے فسادات کے بعد بے گھر ہوئے درجنوں متاثرین کو گھر بنا کر دئے گئے اسی طرح دنیا بھر میں ہزاروں بیواؤں اور یتامیٰ کو مالی امداد دی جاتی ہے۔ ہمارے صوبہ ہماچل میں یہ جماعت بے لوث خدمت میں مصروف ہے۔ چنانچہ ضلع منڈی میں آئے خوفناک سیلاب کے موقع پر جماعت کی طرف سے ایک لاکھ پچاس ہزار روپے ہماچل پردیش کے وزیر اعلیٰ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔

دنیا کے مختلف ممالک میں منعقد ہونے والے جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب جماعت کے اہم کارناموں میں سے ہے۔ گزشتہ سال سے جماعت احمدیہ ایسے اجلاسات کے ذریعہ مذہبی ہم آہنگی اور بھائی چارے کی فضا قائم کرنے میں کافی حد تک کامیاب ہوئی ہے جہاں ایک ہی سٹیج پر مختلف ممالک کے نمائندہ باہمی اخوت، محبت اور قیام امن وغیرہ کے بارے میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں مذہب کے نام پر جو اختلافات پائے جاتے ہیں جماعت احمدیہ اس کو کافی حد تک کم کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ چنانچہ ہمارے صوبہ ہماچل میں بھی جماعت کی طرف سے گزشتہ کئی سالوں سے اس طرح کے جلسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی مفت میڈیکل کیمپس کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سگ بھٹولی ضلع کانگڑہ میں سوامی فقیر چند جی کی خواہش پر ان کے آشرم میں جماعت کی طرف سے 9 تا 18 جون دس دن تک مفت ہومیو پیتھک اور ایلو پیتھک کیمپ لگایا گیا جہاں 5000 سے زائد مریضوں کا مفت علاج کیا گیا اور دوائی بھی دی گئی۔ اسی طرح بٹیالہ آشرم ضلع کانگڑہ میں سوامی آدیش پوری جی کی خواہش پر 24 تا 27 اکتوبر 2002 کو مفت میڈیکل کیمپ لگایا گیا اس موقع پر 1000 سے زائد مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ اسی طرح جماعت کی طرف سے وقتاً فوقتاً مختلف علاقوں میں آنکھوں کے کیمپس وغیرہ لگائے جاتے ہیں جہاں سے ہر قسم کے لوگ مستفیض ہوتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کو حاصل ہونے والی عظیم الشان ترقیوں میں سے ایک M.T.A یعنی (Muslim Television Ahmadiyya) کے نام سے قائم عالمی سٹیلائٹ چینل کا قیام ہے جس کے ذریعہ سے 24 گھنٹے مختلف زبانوں میں دنیا کے ہر کونے میں امن و شانتی کا پیغام پہنچایا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا موٹو ہے:-

محبت سب کے لئے

نفرت کسی سے نہیں

اس پیغام کو جماعت ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ ☆☆☆

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ☆ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893